هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
ہندوستان - سالانہ ۵/ - ششماہی ۳/ - بیرون ہند ...
قیمت فی پرچہ ۱/
مینیجر: رشید احمد خان

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ رجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۱

دارالامان کا ہفتہ

(۱) سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق تازہ اطلاع دھرم سالہ سے جو آئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو آشوب چشم کی تکلیف سے آرام ہے۔ آپ لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

(۳) محترم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن کے گھر میں اللہ تعالےٰ نے ۱۳ اگست کو فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ خدا عمر دراز کرے۔ اور خادم دین ہو۔ آمین۔ عملہ فاروق میر صاحب کو مبارکباد عرض کرتا ہے۔

(۴) محترم احمد آفندی حلمی صاحب احمدی قاہرہ سے ۱۵ اگست کو ۱۲ بجے دوپہر کی گاڑی سے تشریف لائے۔ محترم آفندی ۱۹۳۰ء میں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے ذریعہ داخل احمدیت ہوئے تھے۔ دارالامان میں اسٹیشن پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ آپ خوش رو نوجوان ذی علم اور مخلص احمدی ہیں۔ ۱۶ اگست کو نظارت ضیافت کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی۔ جس میں ناظر صاحبان اور دیگر احباب بھی مدعو تھے۔ بعد فراغت طعام بصدارت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے تقریر کی۔ جس کا عربی میں ترجمہ مولوی ابو العطاء صاحب نے اپنے معزز مہمان کو سنایا اس کے جواب میں احمد آفندی نے پہلے انگریزی میں بعد میں عربی میں تقریر کی۔ آخر میں سید ولی اللہ شاہ صاحب صدر مجلس نے نہایت جوشیلی تقریر عربی میں فرمائی۔ جو از حد دلچسپ تھی۔ بعد دعا تین بجے مجلس برخاست ہوئی۔

(۵) ۱۷ اگست کو چھ بجے شام کے قریب شیخ مبارک اسماعیل صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول سمندری نے جو آجکل موسمی تعطیلات میں آئے ہوئے ہیں۔ اپنی کوٹھی متصل بھینی میں جس کی درستی وغیرہ کے بعد آپ نے رہائش اختیار کی۔ بہت سے احباب خصوصاً اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور ممبران سپورٹس کلب کو واٹر پارٹی دی۔ جس میں ایڈیٹر اس اخبار کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ سوڈا لیمونیڈ کے ساتھ لڈو پیڑے۔ گلاب جامن۔ نمکین مٹھیاں وغیرہ سے بھی تواضع کی گئی۔ اور دعا پر پارٹی ختم ہوئی۔

درخواست ہائے دعا

چودھری برکت علی صاحب اپنے فرزندان حمید احمد اور مجید احمد کے لئے اور شکر اللہ صاحب واقف زندگی چک ۵۶۵ اپنے بچہ کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان بچوں کو صحت کامل عطا فرما کر خادم دین بنائے۔ آمین۔

ایک بواسیر کے مریض احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے بواسیر کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار "الفضل" میں پڑھا۔ کہ حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چودھری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمیندارہ بنکس سکھیکے منڈی ملک بشیر احمد صاحب احمدی قادیان جالی فارمیسی شاہدرہ کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں۔ امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

نماز استسقاء

۱۹ اگست کو بوقت سوا آٹھ بجے صبح کے جملہ احمدی احباب قادیان نے جن میں مرد۔ عورتیں بچے بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ ہائی سکول کے گراونڈ میں نماز استسقاء باقتدا حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پڑھی اور بارش کے واسطے دعا کی گئی۔ خدا رحم کرے۔ فصل تباہ ہو رہی ہے۔ نو بجے کے قریب نماز ختم ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق جماعت احمدیہ قادیان کے جلسے

قادیان ۱۳ اگست۔ حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے ماتحت کہ ۱۳ اگست کو تحریک جدید کے متعلق احمدی مردوں۔ عورتوں اور بچوں کا مشترکہ جلسہ کیا جائے۔ لوکل انجمن کے زیر اہتمام آج آٹھ بجے صبح مسجد اقصےٰ میں بصدارت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب جلسہ منعقد ہوُا۔ جس میں کئی ہزار احمدی احباب شریک تھے۔ خواتین کے لئے مسجد میں پردہ کا انتظام تھا۔ اور آلہ نشر الصوت بھی لگایا گیا تھا۔ تقاریر کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

شیخ عبدالقادر صاحب کی تقریر

شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل نے سادہ زندگی بسر کرنے اور ہاتھ سے مشقت کا کام کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ امور ایسے ہیں۔ جن پر تمام انبیاء یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی عمل کرتے رہے ہیں۔ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو میں نے خود کراچی میں دیکھا۔ کہ آپ اشیاء خریدنے کے لئے بازار تشریف لے جاتے اور اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لاتے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ انبیاء اور اولیاء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سادہ زندگی اختیار کریں۔ اور اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت ڈالیں۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی تقریر

مولوی صاحب نے مطالبہ نمبر ۳ یعنی دشمن کے گندے لٹریچر کے جواب کے متعلق تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدافعت کے تین طریق بیان فرمائے ہیں۔ اول اپنے ہاتھ سے ناروا امر کا انسداد کرنا۔ دوم اسکی استطاعت نہ ہو۔ تو زبان سے جواب دینا۔ سوم اگر ازالہ کا اور کوئی ذریعہ نہ ہو۔ تو دل میں اسے بُرا سمجھنا۔ اور اللہ تعالےٰ سے اس کے دُور ہونے کے لئے دعائیں کرنا۔ آپ نے توجہ دلائی۔ کہ جماعت کو چاہیئے۔ ان تینوں ذرائع سے کام لے کر دشمنوں کے گندے لٹریچر کا جواب دے۔ یعنی کتابوں۔ ٹریکٹوں اور رسالوں کے ذریعہ تقاریر کے ذریعہ اور دعاؤں کے ذریعہ۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی تقریر

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے تبلیغ بیرونِ ہند اور تبلیغی سروے پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو پیغام بھیجا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کو نہ صرف ہندوستان تک بلکہ بیرونِ ہند کے تمام طبقوں تک پہنچائیں۔ دنیا کے بہترین مشنریوں میں سے اس وقت رومن کیتھولک فرقہ کے مشنری ہیں۔ ان کا یہ طریق ہے۔ کہ جہاں تبلیغ کے لئے مشنری بھیجنا ہو۔ وہاں کے مفصل حالات پہلے معلوم کرتے ہیں۔ اور پھر حالات کے مطابق موزوں آدمیوں کا انتخاب کرکے وہاں بھیجتے ہیں۔ ہمارے امام نے نوجوانوں کو تبلیغی سروے کے لئے پکارا ہے۔ اور جماعت سے بیرونِ ہند میں تبلیغ کا خصوصیت سے مطالبہ کیا۔ ہمارا فرض ہے ہم اس آبحیات کو جو احمدیت کی شکل میں ہمیں حاصل ہُوا۔ دنیا تک پہنچائیں۔ قومیں اس وقت اس پرندے کی طرح جو پیاس سے منہ کھولے ہوتا ہے۔ روحانی پانی کے لئے بے تاب ہیں۔ اور یہ پانی ان تک پہنچانا ہمارے ہر خورد و کلاں اور مرد و عورت کا فرض ہے۔

ملک مولا بخش صاحب کی تقریر

جناب ملک مولا بخش صاحب نے وقف رخصت اور "پنشنر احباب خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں" کے مطالبات پر تقریر کرتے ہوئے سورہ فاتحہ اور سورہ الم نشرح سے ان کا ماخذ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا سورۂ الم نشرح میں خدا تعالےٰ نے یہ قانون بیان فرمایا ہے۔ کہ فاذا فرغت فانصب والیٰ ربک فارغب۔ یعنی جب ملازمت سے فارغ ہو جاؤ۔ اور چھوٹی سرکار سے پنشن لے لو۔ تو الیٰ ربک فارغب بڑی سرکار کا بلا معاوضہ کام کرو۔ اور خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کردو۔

مولوی محمد نذیر صاحب کی تقریر

مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی مبلغ سلسلہ نے "صاحب پوزیشن اصحاب لیکچر دیں" کے مطالبہ پر تقریر کی۔ اور بتایا ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ کے مطابق داعی الی اللہ کی باتیں سب سے زیادہ خدا تعالےٰ کو محبوب ہوتی ہیں۔ اسلئے ہماری جماعت کے ذی عزت اصحاب کو چاہیئے کہ خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے لیکچر دیا کریں۔ اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوگا۔ کہ ان کا علم بڑھے گا۔ دوسرے ان کی نیکی میں ترقی ہوگی۔ کیونکہ انہیں اس بات کا احساس ہوگا۔ کہ جو نصائح ہم دوسروں کو کرتے ہیں۔ ان پر خود بھی عمل کریں۔ تا ہم پر کوئی اعتراض نہ کر سکے۔ تیسرے وہ خدا تعالےٰ کے محبوب ہو جائیں گے۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی تقریر

جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے پچیس لاکھ ریزرو فنڈ مہیا کرنے کے مطالبہ پر تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ کہ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ کے تمام مطالبات کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ ہمارا سلسلہ تمام دنیا میں پھیل جائے لیکن اس کام کی تکمیل کے راستہ میں مالی مشکلات حائل ہیں۔ اگر ہمارے پاس کوئی مستقل فنڈ ہو۔ تو اس سے اس قسم کی تمام مشکلات پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور درحقیقت اہم اور مہتم بالشان کام بغیر کسی مستقل فنڈ کے چل ہی نہیں سکتے۔ لاہور کی وزیر خاں کی مسجد امرتسر کے گوردوارہ اور مصر کی ازھر یونیورسٹی کے لئے ایک عرصہ دراز سے مستقل فنڈ قائم ہیں۔ اور اسی کی وجہ سے یہ ایک لمبے عرصہ سے قائم ہیں۔ اگر ہم بھی ریزرو فنڈ میں ۲۵ لاکھ روپیہ اکٹھا کردیں۔ تو یہ مستقل فنڈ اسلام کی اشاعت کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

احمد آفندی صاحب مصری کی تقریر

اس کے بعد جماعت احمدیہ مصر کے ایک مخلص دوست برادرم احمد آفندی حلمی نے جو حال ہی میں دارالامان کی زیارت کے لئے آئے ہیں۔ عربی زبان میں احمدیت کے متعلق اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے تحریک جدید کی برکات کا نہایت پرجوش الفاظ میں ذکر کیا۔ ان کی تقریر کے اختتام پر مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب نے خلاصہ اردو میں بیان کیا۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی ایک اور تقریر

مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے مطالبہ نمبر ۱۳ و ۱۴ پر تقریر کرتے ہوئے طلباء کو قادیان میں حصول تعلیم کے لئے بھیجنے اور صاحب استطاعت احباب کو اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے متعلق سلسلہ کے ذمہ وار اصحاب سے مشورہ لینے کی تحریک کی

جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب کی تقریر

جناب مولوی عبدالمغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے وقف زندگی تین سال اور وقف رخصت موسمی کے مطالبات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ زندہ قوم وہی کہلا سکتی ہے۔ جو ترقی کر رہی ہو۔ ہم اگر زندگی چاہتے ہیں۔ تو ہمارا یہ اولین فرض ہے۔ کہ ہم بحیثیت جماعت ترقی کریں۔ اور اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ دونوں مطالبات رکھے گئے ہیں۔ بیعت کے وقت تو ایک زبانی اقرار ہوتا ہے۔ مگر اب عملی رنگ اختیار کرنے اور دعوے اخلاص کا امتحان ہونے کا وقت ہے۔ اسلئے ہماری جماعت کا کوئی گریجوایٹ عربی دان یا انگریزی دان ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جس نے اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف نہ کر رکھا ہو۔ اسی خدمت سلسلہ کے ماتحت وقف رخصت موسمی ہے۔ یعنی جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے تین سال تک زندگی وقف نہیں کر سکتے۔ وہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے موسمی تعطیلات کے ایام پیش کردیں۔ مگر اب تو حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ کا ارشاد ہے۔ کہ صرف گریجوایٹ ہی نہیں۔ بلکہ جماعت کا ہر فرد سال میں کم از کم ۱۵ دن ضرور تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ تاکہ تبلیغ کے ذریعہ ہم اپنی جماعت بڑھا سکیں۔ پس جماعت کے تمام دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان ہر دو مطالبات کی طرف توجہ کریں۔

ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریر

مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب نے امانت جائیداد اور قادیان میں مکان بنانے کی تحریک پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے مرکز کے استحکام کے لئے یہ دو مطالبات رکھے ہیں۔ یعنی ہر احمدی کوشش کرے۔ کہ وہ اپنی آمد کا ایک خاص حصہ بطور امانت جائیداد بیت المال صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرے۔ اور دوسرے قادیان میں مکانات بنانے کی کوشش کرے۔ امانت جائیداد کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اس طریق سے ہمارا کافی روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ تو خود ہماری ذات کے لئے بصورت نقد یا جائیداد واپس مل سکتا ہے۔ اور پھر قادیان روپیہ بھیجنے کا یہ بھی فائدہ ہوگا۔ کہ اپنے روپے کی وجہ سے ہمارا لگاؤ قادیان سے مستحکم ہوتا رہے گا۔ پھر قادیان میں مکان بنانے کے فوائد کا آپ نے ذکر کیا۔ کہ اگر آپ لوگ قادیان میں اپنا مکان بنائیں گے۔ تو الہام الٰہی وسع مکانک کو پورا کرنے کا شرف حاصل کرنے والے ہوں گے۔ آخر میں جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب صدر جلسہ نے دعا پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جو بھی جدوجہد کی جائے۔ جب تک اس میں خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ وہ بار آور نہیں ہو سکتی۔ سو خدا کے فضل کو جذب کرنے کے لئے دعا ہی ایک زبردست ہتھیار ہے۔ پس تحریک جدید کے تمام مطالبات کی کامیابی اور حضرت امیرالمؤمنین کے مقاصد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ قادیان دارالامان مورخہ ۵ ر رجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۱ راگست ۱۹۳۹ء نمبر ۳۱

خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ ر جولائی ۳۹ سنہ ء

جماعت کو عملی میدان میں فتح حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قریبًا دو سال ہوئے۔ کہ میں نے اسی موسم کے قریب قریب اس بات پر خطبات بیان کئے تھے۔ کہ اسکی وجہ کیا ہے۔ کہ عقیدہ کے طور پر تو جماعت احمدیہ کو

دوسرے مذاہب پر کلی فضیلت

حاصل ہو چکی ہے۔ لیکن عملی لحاظ سے ہماری تکمیل نہیں ہوئی۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ قریبًا قریبًا وہ تمام عقائد جن کی بنار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا۔ اور جن کی بناء پر جماعت کی مخالفت کی جاتی تھی۔ اب آہستہ آہستہ تعلیم یافتہ طبقہ بلکہ خود علماء کے طبقہ میں رائج ہو رہے ہیں۔ اور وہی باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے۔ اور لوگ کہتے تھے۔ کہ یہ کفر اور الحاد ہے۔ آج تعلیم یافتہ لوگ اور علماء انہیں ایسی سادگی سے بیان کرتے ہیں۔ کہ گویا ہمیشہ سے ہی یہ ان میں رائج تھیں۔ سب سے بڑا عقیدہ جو زیر بحث تھا۔ وہ

وفات مسیح کا عقیدہ

ہے۔ مگر اب یہ عقیدہ قریبًا تمام تعلیم یافتہ مسلمانوں کا ہے۔ اور علماء سے بھی جب اس پر بحث کرنے کو کہا جائے۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اچھا مان لیا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے۔ اسے چھوڑو۔ اور آگے چلو۔ سیدھے سبھاؤ تو ان کے لئے اس کا اقرار مشکل ہے۔ اس لئے وہ ایسی باتوں سے اس کو ٹال دیتے ہیں۔ وہ گھر میں تو آتے ہیں۔ مگر اس

دھوبی کی طرح

جو روٹھ کر گھر سے گھاٹ پر چلا گیا۔ اور کہہ گیا۔ کہ میں واپس نہیں آؤں گا۔ شام تک تو وہ انتظار کرتا رہا۔ کہ شاید کوئی منانے آئے گا۔ مگر رشتہ دار بھی اس کے روز روز کے روٹھنے سے تنگ آ چکے تھے۔ انہوں نے بھی کہا۔ کہ اب اسے نہیں منائیں گے۔ شام کو جب اسے بھوک لگی۔ اور یہ بھی پریشانی لاحق ہوئی۔ کہ رات کہاں بسر کروں گا۔ تو اس نے بیل کو چھوڑ دیا۔ اور خود اسکی دُم پکڑ لی۔ دھوبی کا بیل

گھاٹ سے گھر

ہی جانے کا عادی ہوتا ہے۔ وہ گھر کو چل پڑا۔ اور یہ پیچھے پیچھے اسکی دُم پکڑے ہوئے چلتا گیا۔ اور ساتھ ساتھ یہ کہتا رہا۔ کہ یار چھوڑ بھی دے۔ میں گھر نہیں جانا چاہتا زبردستی کیوں لے جا رہا ہے۔ یہی حال ان علماء کا ہے۔ یہ ادھر تو کفر کے فتوے لگا چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے اب یہ تو نہیں کہتے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو چکے ہوئے ہیں۔ مگر اس طرح کہتے ہیں۔ کہ اچھا مان لیا۔ وہ فوت ہو گئے۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ اگر یہ کوئی بات نہ تھی۔ تو کفر کے فتوے لگانے کی کیا ضرورت تھی۔

اسی طرح

عصمت انبیاء کا مسئلہ

ہے۔ اب تم مولویوں سے یہ نہیں سنو گے۔ کہ وہ انبیاء کے گناہوں کی تفصیل بیان کرتے ہوں۔ یہ شہری علماء کا ذکر ہے۔ کوئی اجڈ مولوی ایسی باتیں کرتا ہو۔ تو یہ علیحدہ بات ہے۔ اسی طرح اور بہت سے مسائل ہیں۔ مثلاً

نسخ قرآن کا مسئلہ

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام آیات سے استدلال فرمایا ہے۔ جن کو علماء منسوخ شدہ قرار دیتے تھے۔ آپ نے اس طرح تو بحث نہیں کی۔ کہ

قرآن کا کوئی حصہ

نسخ شدہ ہے یا نہیں۔ مگر آپ نے منسوخ قرار دی جانے والی آیات کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تفاسیر بیان فرما کر بتا دیا ہے۔ کہ یہ منسوخ نہیں ہیں۔ بلکہ آپ نے بعض دعاوی کی بنیاد انہی آیات پر رکھی ہے۔ جن کو منسوخ قرار دیا جاتا تھا۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ تعلیم یافتہ مسلمان اور مصنفین قرآن میں نسخ کا ذکر کبھی نہیں کرتے۔

اسی طرح اور بہت سے مسائل ہیں۔ جن میں مسلمان دوسروں کے مقابلہ میں پیچھے ہٹ رہے تھے۔ اور میدان سے بھاگ رہے تھے۔ مگر اب ان کے پابند ہو گئے ہیں۔ بعض بڑے عقائد میں سے جن پر مسلمانوں کے عملی اتحاد کی بنیاد سمجھی جاتی تھی۔

خلافت کا مسئلہ

تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ انسانوں کا بنایا ہوا خلیفہ بھی کیا ہے۔ آخر خود ترکوں نے جو خلافت کے محافظ سمجھے جاتے تھے۔ اسکو توڑ دیا۔ تو

عقائد کے میدان میں

ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامل فتح حاصل ہو چکی ہے۔ مگر عملی میدان میں احمدیوں کا وہ رعب نہیں ہے۔ اور میں نے اس پر متواتر خطبات پڑھے ہیں۔ کہ دوست غور کریں کہ بات کیا ہے۔ پھر جلسہ سالانہ کی تقریروں میں بھی میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور بتایا تھا۔ کہ جب تک ہم عملی قربانیوں کے ذریعہ شریعت اسلامیہ کو قائم نہیں کرتے۔ اس وقت تک عملی میدان میں ہمارا رعب قائم نہیں ہو سکتا۔ زبانی طور پر ہم اسلام کی کتنی خوبیاں بیان کیوں نہ کریں۔ اگر ہم

لڑکیوں کو ورثہ میں حصہ

نہ دیں۔ تو لوگوں پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ وہ یہی سمجھیں گے۔ کہ یہ ان لوگوں کی زبانی باتیں ہیں۔ اسی طرح ہم

کثرت ازدواج

پر خواہ کتنی تقریریں کریں۔ قرآن و حدیث سے اسے ثابت کریں۔ مگر جب لوگ دیکھیں۔ کہ احمدی جب دوسری شادی کرتے ہیں۔ تو دونوں بیویوں سے انصاف نہیں کرتے۔ ایک سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ اور دوسری کو کالمعلقہ چھوڑ دیتے ہیں۔ تو یہ لازمی بات ہے۔ کہ وہ کہیں گے۔ کہ جب اس پر یہ خود عمل نہیں کرتے۔ تو دوسروں کو کیوں اسکی تلقین کرتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ عملی پہلو کی اہمیت کو جماعت نے ابھی سمجھا نہیں۔ اگر اسے سمجھتی۔ تو جماعت یقینًا کئی گنا زیادہ ترقی کر جاتی۔ کیونکہ جب

عملی خوبیاں اسلام کی

لوگوں کو نظر آتیں۔ تو یقینًا اس کی طرف ان کی رغبت بڑھ جاتی۔ لیکن اب تو یہ حالت ہے کہ جماعت میں کسی اسلامی تحریک کا جاری کرنا آسان نہیں۔ اور تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ تو اس قدر ڈر جاتے ہیں۔ کہ وہ مجھے مشورے دیتے ہیں۔ کہ اسے جاری نہ کریں۔ اور اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اب تک جماعت میں کئی لوگ ایسے ہیں۔ جن کی نظر ظاہری شان و شوکت سے پر ہے۔ ان کے نزدیک یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ جماعت میں ایک سو دس لوگ شامل ہوں۔ خواہ ان میں سے زیادہ کمزور ہی ہوں۔ بجائے اس کے کہ پچاس مخلص ہوں اس لئے وہ ہمیشہ ایسی باتوں سے گریز کرتے ہیں۔ جن سے ان کے خیال میں جماعت میں بعض لوگوں کے کم ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور وہ اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں پچاس مخلص زیادہ قیمتی ہیں۔ ان ایک سو دس کی نسبت جن میں سے ساٹھ غیر مخلص ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی بہت اچھی مثال دی ہے۔ بعض لوگوں نے یہ بات آپ کے پیش کی۔ کہ آپ اپنی جماعت کو دوسروں سے کیوں ملنے کی اجازت نہیں دیتے۔ نمازیں علیحدہ کرنے کا آپ نے حکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے دیا ہے۔ رشتے ممنوع کر دیئے ہیں۔ اس طرح تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے کمزوری واقع ہوتی ہے۔ جب احمدی دوسرے لوگوں سے میل جول رکھیں گے۔ تو جماعت ترقی کرے گی۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ آپ لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے

آسمان سے دودھ

دے کر بھیجا ہے۔ دودھ میں تھوڑی سی بھی لسی ملادی جائے۔ تو دودھ پھٹ جاتا ہے۔ اور آپ لوگ تو مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ تھوڑے دودھ میں بہت سی لسی ملادوں۔ مگر اس نکتہ کو بہت سے لوگ نہیں سمجھتے۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ پچاس مخلص تو موجود ہی ہیں۔ اگر ساٹھ اور مل جائیں تو وہ خواہ غیر مخلص ہی ہوں۔ بہر حال اس سے

جماعت کا رعب

بڑھے گا۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ ساٹھ غیر مخلصوں کے ملنے سے پچاس مخلصوں میں بھی کمزوری آجائے گی۔ اور ان کی وجہ سے ایسا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ کہ آئندہ نسلیں کمزور ہو جائیں گی۔ کئی لوگ اخلاص کے ایسے مقام پر ہوتے ہیں۔ کہ ان کا کسی صورت میں گرنے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ انہیں بے شک کہیں پھینک دو۔ ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہ بالکل گناہ پروف ہوتے ہیں۔ جس طرح کپڑا واٹر پروف ہوتا ہے۔ اور اس پر پانی اثر نہیں کرتا۔ اسی طرح

بعض مومن گناہ پروف ہوتے ہیں

ان کو خواہ گناہ کے سمندر میں پھینک دیا جائے۔ وہ صاف کے صاف نکل آتے ہیں۔ مگر کئی مخلص ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اگر ان کو لمبے عرصہ تک غیر مخلصوں میں چھوڑ دیا جائے۔ تو آہستہ آہستہ ان کا ایمان خراب ہو جاتا ہے۔ وہ جب غیروں سے ملتے ہیں۔ تو ان کا نفس ہوشیار رہتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم غیروں سے مل رہے ہیں۔ لیکن جب جماعت کا کوئی غیر مخلص ملتا ہے۔ تو وہ ہوشیار نہیں ہوتے۔ بلکہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ اپنا ہے۔ اسلئے دل کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ آدمی جب پانی میں غوطہ لگانے لگتا ہے۔ تو اپنا سانس روک لیتا ہے۔ لیکن جو یہ نہ سمجھتا ہو۔ کہ اسے پانی میں پھینکا جانے لگا ہے۔ مثلاً دشمن اسے پانی میں پھینکنے لگیں۔ اور وہ سمجھے۔ کہ مجھے ایک خالی گڑھے میں پھینک رہے ہیں۔ تو اسے ضرور غوطہ آئے گا۔ کیونکہ وہ مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اسی طرح بعض مخلص جب غیروں سے ملتے ہیں۔ تو سمجھتے ہیں۔ کہ ہم

گناہ کے سمندر میں غوطہ

لگانے لگے ہیں۔ اس لئے اپنا بچاؤ کر لیتے ہیں۔ مگر جب ان لوگوں میں ملتے ہیں۔ جن کو وہ اپنا سمجھتے ہیں۔ تو اپنا ناک بند نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کو غوطہ آجاتا ہے۔ گناہ کا پانی ناک میں پہنچ جاتا ہے۔ اور پھیپھڑوں کو خراب کر دیتا ہے۔

ترقیات کے دروازے

ہمیشہ اللہ تعالےٰ عمل کے ذریعہ کھولتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون یعنی جو لوگ متقی ہوتے ہیں۔ اور احکام الٰہی کی بجا آوری پورے طور پر کرتے ہیں۔ وہی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔ عملی اچھا نمونہ بلکہ معمولی نمونہ بھی دوسروں پر بڑا رعب قائم کر دیتا ہے۔ کانگرس کی طرف لوگوں کی رغبت قربانیوں سے ہی ہوئی ہے۔ لوگوں میں کانگرس کو جو مقبولیت حاصل ہے۔ وہ ان وعظوں کی وجہ سے نہیں۔ جو گاندھی اور بوس کرتے ہیں۔ بلکہ ان قربانیوں کی وجہ سے ہے جو ان کے ماتحت ہزاروں لوگوں نے کیں۔ لوگ جب ان کی قربانیوں کو دیکھتے ہیں۔ تو سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بھی ہندوستانی ہیں۔ اور ہم بھی۔ یہ لوگ ملک کے لئے قید وبند کے مصائب جھیل رہے ہیں۔ اسلئے ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیئے۔ جب انسان عملی قربانی کرتا ہے۔ تو دوسروں کے لئے اعلےٰ درجہ کا سبق اس میں ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ کسی نے آپ سے کہا۔ کہ انہوں نے

گاڑی کا ٹکٹ نہیں لیا تھا

جب میں نے تحریک کی۔ کہ ٹکٹ ضرور لینا چاہیئے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ سرکار کا مال کھانا جائز ہے۔ یہ جو کچھ ہے۔ ہمارے ہی ٹیکسوں سے بنا ہے۔ اور اس لحاظ سے ہمارا اپنا ہی ہے پھر ٹکٹ کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو نصیحت فرمائی۔ کہ یہ درست نہیں۔ اور ایک روپیہ دیا۔ کہ واپس جائیں۔ تو ٹکٹ لے کر جائیں۔ مگر اب میرے پاس گذشتہ دنوں متواتر ایسی شکایات پہنچی ہیں۔ کہ بعض احمدی بغیر ٹکٹ کے ریل میں سفر کرتے ہیں۔ خصوصاً

قادیان کے لوگ

ان میں سے بھی قادیان کے تاجر بالخصوص ایسا کرتے ہیں۔ وہ اپنا مال بغیر محصول کے لے آتے ہیں۔ اور پھر اس میں سے تھوڑی سی کوئی چیز ریلوے کے ملازم کو دے کر بچ جاتے ہیں۔ مثلاً سبزی لے آئے۔ اور اس میں سے تھوڑی سی بابو کو دے دی۔ اور اس طرح وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم حلال کھا رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں

دوزخ کی آگ

ڈالتے ہیں۔ اگر ان کا یہ رویہ درست ہے۔ تو پھر چور پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ کیا کریں۔ گزارہ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کے گھروں میں اگر چوری ہو۔ تو ان کے اصل کے مطابق وہ ضرور انصاف ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ دوسرے کا مال لوٹ لینا ناجائز نہیں۔ مجھے یاد ہے۔ جب یہاں ریل جاری ہوئی۔ تو جو سرکاری ملازم یہاں آتے تھے۔ وہ ایک دو سال تک مجھے خاص طور پر ملنے آتے رہے۔ کیونکہ نیا نیا اثر تھا۔ اور باوجودیکہ وہ سخت مخالف تھے۔ لاہور۔ امرتسر وغیرہ مقامات پر جا کر وہ اس بات کی تعریف کرتے تھے۔ کہ ہزارہا لوگوں میں سے

ایک بھی بے ٹکٹ نہیں ہوتا

ایک کے متعلق مجھے یاد ہے۔ وہ اب فوت ہو چکا ہے۔ اس نے مجھے چٹھی لکھی۔ کہ فلاں شخص غیر احمدیوں سے مل کر احمدیت پر اعتراضات کرتا ہے۔ اس نے لکھا۔ کہ میں تو اسے جانتا نہیں تھا۔ کہ احمدی ہے۔ میں نے بعض لوگوں سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ یہ احمدی ہے۔ وہ شخص پہلے سلسلہ کا مخالف تھا۔ مگر جلسہ کے کام پر مقرر ہونے کی وجہ سے اس پر ایسا اثر ہوا۔ کہ ایک احمدی کے منہ سے اعتراض سُنکر اسے غیرت آگئی۔ اور اس نے مجھے اطلاع دی۔ کہ فلاں شخص جماعت کو بدنام کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جماعت کی عملی خوبیوں سے متاثر ہو گیا تھا۔ حالانکہ ٹکٹ لے کر سفر کرنا کوئی خاص نیکی نہیں۔ صرف بدی سے بچنا ہے۔ یہ نیکی ایسی ہی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے۔ کہ

کسی شخص کے ہاں کوئی مہمان آیا

اس نے اسکی بہت خاطر تواضع کی۔ کئی کھانے پکوائے۔ اور خود اٹھا اٹھا کر لاتا۔ اور اسے کھلاتا۔ نوکروں کو تاکید کی۔ کہ اس کا خاص خیال رکھیں۔ جب وہ اچھی طرح اسکی خدمت کر چکا۔ تو جیسا کہ ہمارے ملک میں قاعدہ ہے۔ کہ مہمان سے معذرت کرتے ہیں۔ کہ اچھی طرح خدمت نہیں ہو سکی۔ کوئی کوتاہی ہو گئی ہو۔ تو معاف کریں۔ بعض لوگ تو یہ بات تکلف سے کہتے ہیں۔ مگر بعض واقعی اخلاص سے کہتے ہیں۔ اس نے بھی اپنے مہمان سے یہ بات کہی۔ تو مہمان نے کہا۔ کہ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ کھانا کھلا کر کوئی احسان کیا ہے۔ اس احسان کی حقیقت اس احسان کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ جو میں نے آپ پر کیا ہے۔ میزبان شریف آدمی تھا۔ اس نے کہا۔ کہ میں تو پہلے ہی آپ سے شرمندہ ہوں۔ لیکن اگر آپ بتا دیں۔ کہ آپ کا کیا احسان ہے۔ تو شکر گذاری کا احساس بڑھ جائے گا۔ مہمان نے کہا۔ کہ آپ کا مکان اور ساز وسامان دس پندرہ ہزار کا ہوگا۔ جب آپ میرے لئے کھانا وغیرہ لانے کے لئے اندر جاتے تھے۔ تو میں اگر اسے دیا سلائی لگا کر جلا دیتا۔ تو آپ کیا کر سکتے تھے۔ اور یہ میرا احسان ہے۔ کہ میں نے آپ کا گھر بار جلا نہیں دیا۔ تو یہ

ٹکٹ لے کر سفر کرنا

کوئی نیکی نہیں۔ نیکی تو ایصال خیر کا نام ہے۔ شر سے بچنا تو ادنےٰ درجہ کی بات ہے۔ مگر ریل کے افسر اس ادنےٰ درجہ کی بات سے اس قدر متاثر تھے۔ گو ان کی تعداد چار پانچ ہی تھی۔ لیکن دوسرے لوگ بھی ان کی باتوں سے یہی اثر قبول کرتے ہوں گے۔ کہ احمدی واقعی اچھے لوگ ہیں۔ مگر اب

بعض دوکانداروں کے افعال کی وجہ

سے یہ نیک نامی بھی جاتی رہے گی۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض لوگ ٹکٹ تک لے کر نہیں آتے۔ ایسی کارروائیاں جماعت کی بدنامی کا موجب ہیں۔ اور میں ان لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ جنہوں نے ایسے افعال کئے۔ کہ آئندہ پرہیز کریں۔ اور گذشتہ کے لئے توبہ کریں۔ تھوڑا سا حرام مال تمام حلال کو خراب کر دیتا ہے۔ خواہ آپ لوگ سال میں دو سو دن تبلیغ کے لئے وقف کر دیں۔ لیکن اگر ایسی باتوں سے پرہیز نہ کریں گے۔ تو تمام کوششیں بے کار ہوں گی۔ قرآن کریم کا حکم ہے۔ کہ کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً۔ اگر رزق طیب نہ ہو۔ تو عمل صالح کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ ذلیل باتیں ہیں۔ ان سے رزق نہیں بڑھتا۔ ہاں یہ ایمان کو ضرور بگاڑ دیتی ہیں۔ یہ ذرائع مال کمانے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔ کروڑ پتی اور ارب پتی لوگ اس طرح مال جمع نہیں کرتے۔ اور اگر یہ مال بڑھانے کے ذرائع ہوں بھی۔ اور کوئی کہے۔ کہ یہ جائز ہیں۔ تو پھر چوری بھی جائز ہے۔ اگر بعض لوگ یہ کریں۔ کہ ایسے شخص کے گھر سے مال نکال لائیں۔ تو اسے اعتراض کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ قاضی کے سامنے مقدمہ لے جائے۔ تو اسے یہی کہنا چاہیئے۔ کہ آپ نے دوسروں کا مال چرایا۔ اور دوسروں نے آپ کا چرالیا۔ مومن کو

ہر موقعہ پر اچھا نمونہ

دکھانا چاہیئے۔ تا دوسروں پر اثر ہو۔ اللہ تعالیٰ بھی انہی لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ جو جائز ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ تم لوگوں پر احسان کرنے والے بنو۔ تو میں تم سے محبت کروں گا۔ چاہیئے۔ کہ لوگوں پر تمہارا احسان ہو۔ یہ کتنا ظلم ہوگا۔ کہ ایک احمدی خدا تعالیٰ سے محبت کی امید تو رکھتا ہو۔ اور ایسی جماعت میں داخل ہو۔ جس میں داخل ہونے سے دُکھ اور تکالیف بڑھتی ہیں۔ مگر عمل یہ ہو۔ کہ اس رسی کو چھوڑ کر جس سے خدا ملتا ہے۔ دوسری طرف لگ جائے۔ اس قسم کے اخلاق نہایت ادنیٰ ہوتے ہیں۔ اور کفار میں بھی پائے جاتے ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئی بار سُنا ہے۔ کہ

ایک انگریز بیرسٹر راٹیکین

نام تھا۔ اسے اگر کسی مقدمہ کے دوران میں بحث کرتے کرتے بھی یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ جس کا کیس وہ ثابت کر رہا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ تو اسی وقت عدالت سے چلا آتا۔ اور اپنے موکل سے کہتا۔ کہ آکر اپنی فیس لے جانا۔ یہ کوئی نیکی نہ تھی۔ بلکہ انسانیت کا یہ تقاضا تھا۔ جو ایک بندے کو خدا ماننے والے سے ظاہر ہوتا تھا۔ مگر اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ

زمانہ کے مامور پر ایمان لانے والوں کے اخلاق

کتنے بلند ہونے چاہئیں۔ یہ کس قدر معیوب بات ہے۔ کہ ایک شخص ایک من ترکاری ٹبالہ سے لے آئے۔ حالانکہ اسکی اجازت نہ ہو۔ اور ریلوے بابو کو کچھ دے کر محصول کی ادائیگی سے بچ جائے۔ ایسا شخص ترکاری تو بے شک ٹبالہ سے لے آیا۔ اور محصول کے پیسے بھی بچا لایا۔ مگر ایمان ٹبالہ میں ہی چھوڑ آیا۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ان باتوں کو چھوڑ دیا جائے۔ ایسا کرنے والے آخر اس طرح کتنا مال کما لیتے ہیں۔

اس طرح مال نہیں ملا کرتا

اللہ تعالےٰ جب کسی کو مال دینا چاہتا ہے۔ تو اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ خواہ وہ دیانتداری کے معیار کتنے سخت کیوں نہ کر دے۔ خدا تعالیٰ کسی نہ کسی طرح اسے دینے کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال ہی لیتا ہے۔ اور جب وہ نہ دینا چاہے۔ تو اس طرح کمایا ہُوا مال کسی نہ کسی طرح نکل جاتا ہے۔ ایسے لوگوں میں سے کئی جماعت سے بھی نکل جاتے ہیں۔ اور پھر شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہمارا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کا بائیکاٹ کون کرتا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کے لئے سزا ہوتی ہے۔ ان کے مرض کو کس نے ظاہر کیا۔ خدا تعالےٰ ہی ایسا کر سکتا ہے۔ ایسا کمایا ہُوا مال ہی ان کو جماعت سے نکلوا دیتا ہے۔ پھر کئی ایک کے چوریاں ہو جاتی ہیں۔ کئی ایک کا بیماریوں سے نقصان ہو جاتا ہے۔ دو چار بچے ٹائیفائیڈ سے بیمار ہو جائیں۔ تو سارا حرام ذرائع سے کمایا ہُوا روپیہ نکل جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کی فیسیں۔ دوائیوں کی قیمت کپڑے وغیرہ بنوانے اور صفائی کرنے کے اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ پس انسان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جہاں آمد کے ذرائع ہیں۔ وہاں خدا تعالےٰ نے

مال کے اخراج کے ذرائع

بھی رکھے ہیں۔ اگر کسی شخص کا مال حلال ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے خرچ بھی جائز ذرائع سے کراتا ہے۔ مگر جو حرام مال کھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے خرچ بھی ایسے ذرائع سے کرا دیتا ہے اللہ تعالےٰ نے اخراج کے بھی دو سوراخ رکھے ہیں۔ ایک جائز اخراجات کا۔ اور دوسرا اس کے گناہ کے کفارہ کا۔ پھر میں کہتا ہوں۔ اس طرح دولت بھی مل جاتی ہو۔ فرض کرو۔ کوئی شخص اس طرح راکھ فیلر بن جائے۔ جو دنیا کا امیر ترین آدمی ہے۔ فورڈ موٹروں والا فورڈ بن جائے۔ مارگن بن جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ اس پر ناراض ہو جائے۔ تو اس دولت کا کیا فائدہ؟ جب وہ خدا کے سامنے پیش ہو۔ اور خدا تعالےٰ فرشتوں سے کہے۔ کہ اسے میرے سامنے سے لے جاؤ۔ اس نظارہ کا تصوّر کرو۔ اور پھر سوچو۔ کہ اس طرح کی دولت کس کام آ سکتی ہے۔

اسی طرح مجھے ایسی شکایتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ بعض لوگ

روپیہ لے کر دیتے نہیں

خصوصًا دوکانداروں میں یہ مرض ہے۔ بعض تجارت کے نام پر روپیہ لیتے ہیں۔ اور پھر دیتے نہیں۔ کھا جاتے ہیں۔ اور بہانے بناتے ہیں۔

میں نے پہلے بھی توجہ دلائی ہے۔ کہ

قادیان کے تاجروں کو اپنی ایک کمیٹی بنانی چاہیئے

جو ان باتوں کی نگرانی کرے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ نہ تو اس طرف تاجروں نے توجہ کی ہے۔ اور نہ امور عامہ نے۔ اگر ہمارے تاجر اپنے اخلاق درست کریں۔ سچائی اور دیانتداری سے کام کریں۔ تو وہ بڑے بڑے مبلغوں سے زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ اور اس سے ان کی عقل بھی تیز ہو کر ان کی آمد زیادہ ہو سکتی ہے۔ ناجائز ذرائع اختیار کرنے والے کی عقل کبھی تیز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ تو سمجھتا ہے۔ کہ میں جھوٹ سے فائدہ حاصل کر لوں گا۔ لیکن جس نے جھوٹ نہیں بولنا ہوتا۔ وہ سوچتا ہے۔ کہ کس طرح میں

جائز ذرائع سے نفع

حاصل کر سکتا ہوں۔ اور اس طرح اسکی عقل تیز ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ ہمارے ہاں کوئی تقریب تھی۔ غالبًا لڑکے کا نکاح تھا۔ میں نے یہاں سے چھوہاروں کا پتہ کرایا۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ چھ سیر روپیہ کے ملیں گے۔ میں نے دو تین واقفوں سے پوچھا۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ ٹبالہ میں سولہ سیر ملتے ہیں۔ میں حیران تھا۔ کہ اتنا فرق کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس شخص نے خبر دی۔ اسے بلا کر دریافت کیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ بارہ سے سولہ سیر تک ضرور مل جائیں گے۔ اور یہاں کا ریٹ اسلئے گراں ہے۔ کہ یہاں کے تاجر محنت نہیں کرتے۔ شہروں میں کسٹم کی حدود سے باہر بعض بڑی بڑی دوکانیں ہیں۔ جہاں سے چیزیں سستی مل جاتی ہیں۔ مگر ہمارے دوکاندار محنت نہیں کرتے۔ شہر سے ہی سودا لے آتے ہیں۔ میں نے اسی دوست کو بھجوا دیا۔ اور وہ واقعہ میں گیارہ یا بارہ سیر چھوہارے ایک روپیہ میں لے آئے۔ تو جو تاجر جھوٹ کا عادی ہو جائے۔ اسکی عقل تیز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ صرف چالاکی کے زور سے نفع کمانا چاہتا ہے۔ جائز ذرائع سوچنے اور تلاش کرنے کا اسے خیال بھی نہیں آتا۔ ورنہ منڈیوں میں اتنے اتنے فرق ہوتے ہیں۔ کہ جن کا حساب نہیں۔ ایک ملک کی بنی ہوئی چیز سستی ہوتی ہے۔ اور وہی دوسرے کی بنی ہوئی مہنگی۔ ایک کی کمزور اور دوسرے کی مضبوط ہوتی ہے۔

جو لوگ بھیڑ چال کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ محنت نہیں کرتے اور تلاش کر کے نہیں خریدتے۔ بلکہ مہنگی لے آتے ہیں۔ اور پھر مہنگی ہی فروخت کرتے ہیں۔ دُکاندار بڑی بڑی قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ یہ چیز اتنی ہی قیمت کی ہے۔ اور وہ اس پر اعتبار کر کے خرید لاتے ہیں۔ میں نے سُنا ہُوا تھا۔ کہ بمبئی میں بعض ہوشیار لوگ معمولی قلم آٹھ آٹھ دس دس روپیہ کو فروخت کر دیتے ہیں۔ اور ایک دفعہ مجھے بھی اس کا تجربہ ہوگیا۔ میں بازار سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک شخص نے اسی طرح آنوں بہانوں سے میرے پاس ایک قلم بیچنا چاہا۔ اس نے بتایا۔ کہ یہ دس روپیہ کا ہے۔ ضرورت کی وجہ سے فروخت کرتا ہوں۔ آپ پانچ روپیہ میں لے لیں۔ میں نے انکار کیا۔ تو اس نے کہا۔ چار میں لے لیں۔ اور پھر آٹھ آنہ تک پہنچ گیا۔ تو بعض دوکاندار قسمیں کھا کر چیز مہنگی فروخت کر دیتے ہیں۔ اور ہمارے تاجر ان کی قسموں پر اعتبار کر کے لے آتے ہیں۔ اور پھر حرام ذرائع سے اسے سستا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تا مقابلہ کر سکیں۔ ٹکٹ کلکٹروں سے یارانہ گانٹھ لیتے ہیں۔ یا ان کو کچھ دے دیتے ہیں۔ اور اس طرح مہنگی خریدی ہوئی چیز کی قیمت کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم جب ولایت سے واپس آنے لگے۔ تو ایک دن اہل وعیال کے لئے بعض تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے مقرر کیا۔ میں بھی

بعض چیزیں تلاش کر کے خرید لایا

ایک چیز میں -/۲/۴ روپے میں لایا۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ واپسی پر دوستوں نے پوچھا۔ کہ آپ نے یہ کہاں سے خریدی ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ کہیں سے تلاش کر کے لایا ہوں۔ آپ بھی لے آئیں۔ میں تو مذاقًا یہ بات کہی تھی۔ مگر دوستوں نے خیال کیا۔ شاید یہ بتانا نہیں چاہتے۔ اور بغیر علم حاصل کئے سودا خریدنے چلے گئے۔ اور شام کو واپس آئے۔ تو بتایا۔ کہ وہ چیز کوئی دوکاندار دس روپے سے کم میں نہیں دیتا۔ اس لئے وہ نہیں لائے۔ مجھے وہ چھ شلنگ میں ملی تھی۔ مگر ان کو سولہ شلنگ میں ملتی تھی۔ حالانکہ چیز ایک ہی تھی۔ درد صاحب نے وہاں رہنا تھا۔ اسلئے ان کو کپڑوں کی ضرورت تھی۔ میں نے

مختلف فرموں سے خط و کتابت

کر کے ایک جگہ سے ان کو کپڑے بنوا دیئے۔ بعد میں ان کو وہ ایڈریس بھول گیا۔ انہوں نے مجھے لکھا۔ کہ اتنا سستا کپڑا اور کہیں تیار نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا۔ وہی ایڈریس آپ کو یاد ہو۔ تو بتائیں جو لوگ وہاں چار چار پانچ پانچ سال سے رہتے تھے۔ انہوں نے بھی کہا۔ کہ اتنی سستی چیزیں کہیں سے نہیں ملتیں۔ جتنی آپ خرید لاتے ہیں۔ ایک دوست نے ایک دفعہ مجھے سنایا۔ کہ ہم سالہا سال سے تجارت کرتے تھے۔ اور ولایت سے مال منگواتے تھے۔ ایک دفعہ میرا بمبئی جانا ہوا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ چیز

بمبئی میں ولایت سے سستی

بکتی تھی۔ تو ہمارے دوکانداروں کو یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ایک ہی دُکان سے چیز خرید لائیں۔ بلکہ محنت کرکے اور پھر کر خریدنی چاہیئے۔ پھر انہیں حرام ذرائع سے اسے سستا کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ کبھی ایک ہی دوکان پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک ہی دوکان پر سب چیزیں سستی کبھی نہیں ہو سکتیں۔ اگر دس سستی ہوں گی۔ تو ایک ضرور مہنگی ہوگی۔ اس لئے ہمیشہ پھر کر تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اس سے ذرائع حصول بڑھتے ہیں۔ یہ ذرائع حلال ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب کوئی کام کرنے لگو۔ تو پہلے استخارہ کرلو۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ ایک دوست کوئی سودا کرنے لگے۔ تو آپ نے انہیں نصیحت کی۔ کہ

استخارہ کرلیں

وہ لاکھوں کا سودا تھا۔ اس دوست نے کہا۔ کہ اس میں ہزاروں کا فائدہ ہونا یقینی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ استخارہ کرلو۔ مگر اس نے کہا۔ کہ کیا ضرورت ہے۔ اس میں فائدہ یقینی ہے۔ مگر پھر آپ کے فرمانے پر استخارہ کیا۔ جب موقع پر پہنچے۔ تو وہاں کسی بات پر جھگڑا ہوگیا۔ اور سودا نہ ہو سکا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ اس چیز کا نرخ اتنا گر چکا تھا۔ کہ ان کو ہزاروں کا نقصان ہوتا۔ تو نفع بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور نفع خواہ زیادہ ہو یا کم۔ ضروری چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہے۔ جو حلال مال میں ہی ہو سکتی ہے۔ پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

ہمارے تاجر اپنی کمیٹی بنائیں

اور اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ ایسی خرابیاں پیدا نہ ہوں۔ میں نے سنا ہے۔ بعض لوگ اس طرح یہاں ترکاریاں لائے۔ تو دوسروں نے کہا۔ کہ ہم بھی اس طرح کریں۔ اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ سٹیشن والوں کو کیا ہے۔ ان کا تو فائدہ ہی ہے۔ جس مال پر ریلوے کو دس روپے محصول ملتا ہے۔ اس پر اگر ان کو کوئی چار آنے بھی دے دے۔ تو ان کا کیا نقصان ہے۔ مگر اس سے جماعت کی بدنامی ہوتی ہے۔ تاجروں کی کمیٹی کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ انہیں جلسے کرکے دوکانداروں کو بتانا چاہیئے۔ کہ بددیانتی بُری چیز ہے۔ اور دوسرے دوستوں کو تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ اگر کسی دوکاندار میں کوئی کمزوری نظر آئے۔ تو اس کمیٹی کو اطلاع دیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آہستہ آہستہ ہم اس کمیٹی کو یہ اختیار دیدیں کہ جو دوکاندار اس کا ممبر نہ ہو۔ اس سے سودا نہ لیا جائے۔ مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ہم دیکھیں۔ کہ وہ

دوکانداروں کی ایمانی اور اخلاق حفاظت

کرتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ ظلم نہیں کرتے۔ اس صورت میں وہ کمیٹی ہمارا ہاتھ ہوگی۔ اور اسے ہم اختیارات دے سکیں گے۔ اور جن دوکانداروں پر وہ جرم ثابت کریں گے۔ ان سے قطع تعلق کریں گے۔ یورپ بالخصوص انگلستان میں ایسی کمیٹیوں کے بہت فوائد ہیں۔ میڈیکل رجسٹریشن کرنے والی کمیٹی کوئی سرکاری ادارہ نہیں۔ مگر جب وہ دیکھے۔ کہ کوئی ڈاکٹر بددیانتی کرتا ہے تو وہ اس کا نام اپنے رجسٹر سے کاٹ دیتی ہے۔ اور گورنمنٹ بھی ایسے شخص کو پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ہم بھی اپنی کمیٹی کی جن کاموں میں اخلاق اور تجارتی ترقی کے لئے ضرورت ہوگی۔ مدد سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس کمیٹی کی اسلئے بھی ضرورت ہے۔ کہ یہ پابندی جو اس وقت ہے۔ کہ

ہندوؤں سے سودا نہ خریدا جائے

میں اسے دُور کرنے والا ہوں۔ جس وقت یہ لگائی گئی تھی۔ چاہے کسی وجہ سے لگائی تھی۔ اس وقت خاص حالات تھے۔ ہم اپنے ہمسایوں سے ہمیشہ اس قسم کا سلوک روا نہیں رکھ سکتے اسی لئے میں اب اسے زیادہ دیر تک قائم رکھنا نہیں چاہتا۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس وقت اسے دُور کیا گیا۔ یکدم احمدیوں کی تجارت گرے گی۔ اور اس وقت بھی اپنے تاجروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے اس کمیٹی کی ضرورت پیدا ہوگی۔ جس وقت یہ پابندی لگائی گئی تھی۔ یہاں غالباً صرف ایک احمدی یعنی سید احمد نور صاحب کی دوکان تھی۔ یا شاید کرم الٰہی صاحب کھارے والے کی بھی دوکان کھل چکی تھی۔ بہرحال ایک یا دو دوکانیں جو تھیں۔ وہ بھی معمولی حیثیت کی تھیں۔ مگر اب بیسیوں ہیں۔ اور بعض ایسی تجارت کر رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن جب یہ پابندی اٹھائی گئی۔ تو ضرور

احمدیوں کی تجارت پر اس کا اثر

پڑے گا۔ کیونکہ تمام احمدی ایسے غیر تمند نہیں کہ اس وقت بھی احمدیوں سے سودا خریدنا ضروری سمجھیں۔ بعض تو ایسے ہیں۔ کہ انہیں خواہ ایک دمڑی کا فائدہ ہو۔ اور میل چل کر جانا پڑے تو ہندو سے ہی خریدیں گے۔ اور پھر محلہ میں شور مچاتے پھریں گے۔ کہ دیکھو احمدی کتنے گراں فروش ہیں۔ اس موقعہ پر احمدیوں کی چلتی ہوئی تجارتیں گر جائیں گی۔ اور ممکن ہے۔ بعض کو سینکڑوں ہزاروں کا نقصان ہو۔ مگر اس پابندی کا دیر تک جاری رکھنا مناسب نہیں۔ اس لئے

تاجروں کو بھی چاہیئے

کہ اپنے حقوق کی حفاظت کا انتظام کریں۔ اپنے گاہکوں اور محلہ والوں سے اچھے تعلقات رکھیں۔ تا وہ خود بخود ان سے سودا خریدنا ضروری سمجھیں۔ ہندو مسلمانوں کے ہاتھ کا نہیں کھاتے۔ مگر اسکی وجہ سے کوئی ان پر اعتراض نہیں کرتا۔ لیکن ہمارے فیصلہ پر اعتراضات ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا فیصلہ جماعتی رنگ رکھتا ہے۔ اگر یہی کام افراد اپنے طور پر کریں۔ تو ان پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ بہرحال اب میں عنقریب اس پابندی کو دور کرنے والا ہوں۔ اور اس وجہ سے بھی تاجروں کی ایک کمیٹی کا قیام ضروری ہے۔ اور اگر وہ ان ہدایات پر عمل کریں۔ جو میں نے بیان کی ہیں۔ تو کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ دیانتداری سے ان کا کاروبار ترقی کرے گا۔ ان کی عقلیں تیز ہوں گی۔ اور پھر خدا تعالےٰ کی نصرت ان کے ساتھ ہوگی۔ کیونکہ جو شخص دیانتدار ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا۔

چین و جاپان کا ہفتہ

ٹینٹ سین کے مختصر حالات

(فاروق کے خصوصی نامہ نگار کی چٹھی)

ٹینٹ سین میں انگریزی۔ فرانسیسی۔ جرمنی اٹالین اور جاپان کی الگ الگ سیٹلمنٹس ہیں۔ موجودہ جنگ کی ابتدا شمالی چین سے ہوئی۔ اور فتح بھی سب سے پہلے یہی حصہ کیا گیا۔ اس میں امن قائم کرنے کے لئے ایک عرصے تک کوششیں جاری رہیں۔ مگر یہ کوششیں نمایاں طور پر بارور نہ ہوئیں۔ ناکامی کی بڑی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ چونکہ یہاں کی سیٹلمنٹس الگ الگ ہیں۔ اسلئے ان میں پولیس کا انتظام مجموعی طور پر کرنا مشکل ہے۔

فتنہ پرداز اور ہنگامی چینی ان مقامات کو اپنی جائے پناہ خیال کرکے قسما قسم کی منصوبہ بازیاں کر رہے تھے۔ جاپانی افسروں نے اس صورت حالات کے پیش نظر دوسری حکومتوں کے مقامی افسروں سے امن کے قیام کے لئے مدد کی درخواست کی۔ اور انٹی جاپان ہنگامہ برپا کرنے والوں چینیوں کے گرفتار کرنے کے لئے سہولت چاہی۔ قریباً تمام غیر ملکی حکومتوں کے مقامی افسروں نے اس میں جاپانی افسروں کا ہاتھ بٹایا۔ اور خاطر خواہ امداد کی۔ سوائے انگریزوں اور فرانسیسیوں کے۔ گو فرانسیسیوں کو بھی جلدی یہ طریق کار بدلنا پڑا۔ اور یہ وعدہ کیا گیا۔ کہ انٹی جاپان اخبارات و رسائل اجلاس اور سوسائیٹیوں کا سدِ باب کیا جائے گا۔ اور اس کا کلی طور پر استیصال کیا جائے گا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ انتظام جاپانیوں کی حسب منشا نہ تھا۔ اور انگریزی حکام نے ایسے تعاون سے انکار کردیا۔

مزید برآں جاپانیوں کو اس بات کا بھی گلہ تھا۔ کہ مذکورہ دونوں حکومتیں چیانگ کائی شیک Chiang Kai Shek. گورنمنٹ کی مدد کر رہی ہیں۔ اور جاپان کے خلاف اس کو لڑائی کے لئے دلیر کر رہی ہیں۔ کہیں اسلحہ جنگ بم و بارود مہیا کیا جاتا ہے۔ اور کہیں چینی کرنسی کے استحکام کے لئے قرضے دیئے جاتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں بعض اوقات انگریزی لڑائی کے جہازوں نے ایسے طور پر نقل و حرکت کی۔ کہ جاپانیوں کا بہت نقصان ہوا۔ ان حالات کی وجہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزوں اور جاپانیوں کے حالات مخدوش ہو گئے۔ اور گذشتہ سال ماہ اگست سے تو ان کے طریق کار میں ایک نمایاں تغیر نظر آتا ہے۔ چنانچہ جاپانی افسروں نے اظہار ناراضگی کے لئے فرانسیسی اور انگریزی سیٹلمنٹس میں رہنے والے جاپانی باشندوں اور فرموں کو نکل جانے کا آرڈر دیا۔ اور مذکورہ دونوں سیٹلمنٹس کے اردگرد تار سے احاطہ کر کے آمدو رفت پر پابندیاں عائد کر دیں۔

باوجود اس محاصرے اور پابندیوں کے ان مقامات میں امن پوری طرح قائم نہ ہؤا۔ اور قتل کی وارداتیں ہونی شروع ہوئیں۔ جاپانیوں اور جاپانیوں کے مددگار چینیوں کو بھی قتل کیا جانے لگا۔ گذشتہ سال دسمبر کے مہینے میں "Wang chu lin" وانگ چولین کو جو ٹینٹ سین چیمبر آف کامرس کے صدر اور قیام امن کے لئے بے حد کوشاں رہتے تھے فرنچ سیٹلمنٹ میں کسی فسادی نے قتل کر دیا اور اس سال اپریل کے مہینہ میں چنگ ھسیکنگ "Cheng Hsi Keng" کسٹم انسپکٹر انگریزی سیٹلمنٹ میں قتل کر دیا گیا۔ نیز مارچ اور اپریل کے مہینوں میں تین جاپانی سپاہی بھی اسی طرح موت کے گھاٹ اتارے گئے۔

یہ موت کی وارداتیں ایسی نہ تھیں۔ جو جاپانیوں کو آئندہ سخت اقدامات پر آمادہ نہ کر دیتیں۔ وانگ چولین کے قاتل گرفتار کئے گئے۔ اور ان کو سزا دی گئی۔

Cheng Hsi Keng چنگ ھسیکنگ کے قاتلوں کے متعلق جو گفتگو جاپان اور انگریزی افسروں کے مابین ہوئی۔ وہ درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) Cheng Hsi Keng چنگ ہسیکنگ جو کہ جاپانی زیر انتظام حکومت میں کسٹم سپرنٹنڈنٹ اور اس سے پیشتر چین کے فیڈرل ریزرو بنک کی ٹینٹ سین شاخ کے منیجر تھے۔ وہ ۹ر اپریل کی شام کو برٹش کنسشن کے گرینڈ تھیئٹر میں قتل کئے گئے۔

(۲) ٹینٹ سین میونسپل گورنمنٹ نے انگریزی کونسل جنرل سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ چنگ ہسیکنگ کے قاتلوں کی جستجو کی جائے۔ گرفتار ہونے پر ان کو ہمارے قبضہ میں دیا جائے۔ ۱۲ر اپریل کو انگریزی کونسل جنرل کی طرف سے یہ جواب ملا۔ کہ وہ اپنی انتہائی کوشش سے قاتلوں کا پتہ لگائیں گے۔ اور گرفتار ہونے پر ان کو ٹینٹ سین میونسپل گورنمنٹ کے حوالہ کر دینگے۔

(۳) ۱۴ر اپریل ٹینٹ سین میں جاپانی کونسل جنرل "Taohiro" تاشیرو نے ٹوکیو فارن آفس کو رپورٹ کی۔ کہ گیارہ اپریل ٹینٹ سین کے انگریزی حکام نے چنگ ھسیکنگ کے قاتلوں کی تلاش میں مدد چاہی۔ اور یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ گرفتار ہونے پر وہ ان کو جاپانیوں کے حوالہ کر دیں گے۔

(۴) ۱۵-۱۷ اور ۲۲ر اپریل کے دوران تلاش میں کچھ مشتبہ لوگ گرفتار کئے گئے۔ جن کو انگریزی افسروں نے اس بنا پر کہ ان کے خلاف کافی ثبوت نہیں۔ دینے سے انکار کر دیا۔ تاہم جاپانیوں کے بار بار مطالبہ پر انگریزی کونسل جنرل نے ۲۵ر اپریل گرفتاروں کو اس شرط پر حوالہ کیا۔ کہ ان کو پانچ دن کے اندر اندر واپس کر دیا جائے۔

(۵) جاپانیوں نے تحقیقات مکمل کرنے کے بعد ان مشتبہ مجرموں کو انگریزی حکام کے سپرد کر دیا۔ اس پانچ دن کے عرصہ میں مجرموں نے انگریزی اور جاپانی افسروں کے سامنے اپنے جرم کا اقبال کیا۔ جس پر انگریزی افسروں نے کہا۔ کہ ان بیانات کے مکمل ریکارڈ پیش کئے جانے پر ہم ان کو میونسپل گورنمنٹ کے حوالہ کر دیں گے۔ مگر ایسا نہ کیا گیا۔

(۶) ۳۱ر مئی۔ جاپانی کونسل جنرل نے انگریزی حکام کی طرف یہ کہلا بھیجا۔ کہ اگر ۷ر جون تک مجرموں کی سپردگی کے متعلق خاطر خواہ جواب نہ ملا۔ تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ ایفائے وعدہ سے گریز کیا جا رہا ہے۔

(۷) ۶ر جون کو ٹوکیو اور ٹینٹ سین دونوں مقامات پر انگریزی افسروں کی طرف سے یہ جواب دیا گیا۔ کہ چونکہ مذکورہ مجرموں کے خلاف جرم ثابت نہیں۔ اسلئے ہم ان کو جاپانی یا چینی حکومت کے سپرد کرنے سے قاصر ہیں۔ اور یہ کہا۔ کہ مجرموں نے اپنا پہلا بیان چھوڑ دیا ہے۔

(۸) ۱۳ر جون کو جاپانی افسروں نے انگریزی کنسشن میں آنے جانے والوں سے سوال و جواب اور ان کی تلاشی کے متعلق ایک اعلان شائع کیا۔

(۹) ۱۳ر جون انگریزی حکومت نے شیگے متسو "Shigemitsu" جاپانی سفیر مقیم لندن سے یہ درخواست کی۔ کہ ٹینٹ سین سیٹلمنٹ کے آنے جانے والوں سے سوال و جواب کا سلسلہ ابھی جاری نہ کیا جائے۔ کیونکہ مذکورہ مشتبہ مجرموں کے خلاف مزید نئے انکشافات ہوئے ہیں۔ جاپانی سفیر نے یہ درخواست اپنی حکومت کو ارسال کی۔ اور ساتھ ہی انگریزی حکومت سے یہ کہا۔ کہ وہ اس کے متعلق ٹینٹ سین کے جاپانی افسروں سے گفت و شنید کرے۔

(۱۰) ۱۳ر جون کی رات کو انگریزی کونسل جنرل نے جاپانی کونسل جنرل کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ ان مجرموں کے بیانات کے فیصلہ کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جس کے تین ممبر ہوں۔ ایک انگریز۔ ایک جاپانی اور ایک کوئی اور غیر جانبدار ممبر مقرر کر لیا جائے۔ جاپانی کونسل جنرل نے اس تجویز کو رد کر دیا۔ اور کہا۔ کہ یہ تجویز موقع کے مناسب نہیں۔

جاپانی افسروں نے اپنا اجلاس کر کے یہ فیصلہ کیا۔ کہ انگریزی اور فرانسیسی سیٹلمنٹس کا پورے طور پر مقاطع کر کے ان کی ناکہ بندی کی جائے۔ جب تک اس نسخہ پر عمل نہ کیا گیا۔ شمالی چین کی سیاسی اور اقتصادی خوشحالی ناممکن اور امن محال ہے۔ چنانچہ ۱۴ر جون کو اس تجویز پر عمل کیا گیا۔

آج انگریزی کنسشن حکام نے چینی مجرموں کو حوالہ کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ اور مزید تحقیقات کے لئے بھی مستعدی کا اظہار کیا۔ مگر جاپانی افسروں نے اس تجویز کو بھی رد کر دیا۔ اور کہا۔ کہ اب ہم سیٹلمنٹس کے تمام واقعات کا بحیثیت مجموعی فیصلہ کریں گے۔

۱۹ر جون۔ انگریزی کونسل جنرل آج ناکہ بندی کے اجراء کے پورے پانچ دن بعد پہلی مرتبہ جاپانی کونسل جنرل سے ملا۔ اور یہ بیان کیا۔ کہ جاپانی فوجی افسر باقی قوموں کی نسبت انگریزوں سے سوال و جواب میں سختی کا سلوک روا رکھتے ہیں۔ نیز کہا۔ کہ روزمرہ کی ضروریات اندر لانے والوں سے سوال و جواب میں اختصار سے کام لیا جائے۔ جاپانی کونسل نے دونوں باتیں رد کر دیں۔

انگریزی سیٹلمنٹ میں گو اشیاء کے نرخ پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ مگر انتہائی قلت اشیاء کا سامنا نہیں ہؤا۔ کیونکہ انگریزی جنگی جہاز ضروریات مہیا کرتے ہیں۔ ہاں جاپانی قیود کی وجہ سے ان کے کنسشن تک پہنچنے میں جو تاخیر ہوتی ہے۔ وہ ضرور تکلیف دہ ہے۔ انگریزی اور فرانسیسی سیٹلمنٹس کی پہلی رونق اب نظر نہیں آتی۔ جرمنی اور اٹالین تاجر یہاں سے کوچ کر رہے ہیں۔ تجارت بالکل بند ہے۔

تاثرات۔ مسز تائی سین (Mrs Taisen) جرمنی نامہ نگار لکھتی ہے۔ کہ میں ۲۳ر جون یعنی ناکہ بندی کے اجراء کے دس دن بعد ٹینٹ سین پہنچی۔ پہلی چیز جس نے میری توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔ وہ ساتوں ناکوں پر لوگوں کا اژدہام تھا۔ ان میں اکثر چینی تھے۔ سوال و جواب پوچھے جا رہے تھے۔ ہر داخل ہونے والے شخص کو کم از کم تین گھنٹے انتظار کرنے کے بعد سوال و جواب کی نوبت آئی۔ تجارت بالکل بند اور تازہ روزمرہ کی ضروریات کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

مسٹر برکبائی انگریزی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ ٹینٹ سین کے غیر ملکی جھگڑے کی خطرناک نوعیت ہونے کی وجہ سے فیصلے کا بڑی شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔ موقع کی نزاکت کے پیش نظر کوئی شخص بھی رائے زنی کی جرأت نہیں کرتا۔ اکثر کا خیال ہے۔ کہ طرفین کو جلد سے جلد صلح کر کے مزید زحمت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ (نامہ نگار)

سنگاپور میں مزید جنگی جہاز

سنگاپور۔ ۱۲ر اگست۔ برطانوی حکومت یہاں کے بحری مستقر کو مستحکم کر رہی ہے۔ ۱۶ر اگست کو یہاں ۱۲ آبدوز جہاز اور ایک تباہ کن جہاز پہنچ جائیں گے۔ دوسرا تباہ کن جہاز ۱۸ر اگست کو پہنچے گا۔ یہ تمام جہاز یہاں دو ہفتے تک رہیں گے۔ اور فوجی مظاہروں میں حصہ لیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثنائی مشن!

معمار کج کی کج رفتاری

ابتداء دنیا سے جب سے اللہ تعالےٰ نے سلسلہ ہدایت شروع فرمایا۔ تب سے ہی تاریکی کے فرزند اس نور کو بجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کا سچا اور کمل وعدہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کے مطابق خدا تعالےٰ کے مقرب بندے دنیا میں کامیاب ہوتے رہے۔ اور معاندین کی عبرتناک تباہی ان کو خون کے آنسو رلا رہی ہے۔ پھر اس زمانہ کے معاندین پر کیا تعجب کریں۔ یہ دستور ازل سے چلا آیا ہے۔ کہ انبیاء کے منکرین خدا تعالیٰ کے مقدسوں پر طعنہ زنی اور دشنام طرازی کرتے رہے ہیں۔ ایسا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ قرآن پاک میں خدا تعالےٰ نے سابقہ انبیاء کے ساتھ معاندین کا سلوک نہایت ہی واضح طور پر فرما دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وما انت الا بشر مثلنا وان نظنك لمن الكاذبين اور بے شک تو ہم جیسا آدمی ہے۔ اور ہم تم کو جھوٹا یقین کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی مجہول الحال معمار امرتسری کا ایک مضمون بعنوان خاتم النبیین ایک نورائیدہ رسالہ "الارشاد" امرتسر ماہ مئی ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۳۱ پر شائع ہؤا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے محض خباثت باطنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین کی طرف بعض باتیں آپ کے کسی مضمون مندرجہ ریویو آف ریلیجنز سے کانٹ چھانٹ کر پیش کی ہیں۔ اور اس میں یہ ثابت کرنے کی ناکام سعی کی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی آسکتا ہے۔ جیسا کہ معمار صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "ختم نبوت کی مخالفت جب ہی ہو گئی۔ کہ کوئی شخص نبوت پانے کا دعویٰ کرے گا۔ پھر خواہ اس کا دعوےٰ امتی ہونے کا ہی کیوں نہ ہو۔ امتی نبی کا دعویٰ کرنا بدو وجہ خاص طور پر باطل ہے۔ وجہ (۱) یہ کہ فرمان نبوی موجود ہے۔ کہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ کہ میری امت میں تیس اشخاص مدعی نبوت ہوں گے۔ جو سب کذاب ہوں گے۔ اس سے واضح ہؤا۔ کہ امت محمدیہ میں نبوت کے دعویدار بالفاظ دیگر امتی نبی کہلانے والے کذاب ہوں گے۔

معمار امرتسری کا پیش کردہ معیار یہ ہے۔ کہ نبوت بند ہی اس لئے کی گئی۔ کہ اس کا کوئی شخص دعوےٰ نہ کرے۔ خواہ وہ دعویٰ نبوت کسی قسم کا ہو۔ مگر معمار کو یاد رہے۔ کہ اس نے نہایت ہی بددیانتی سے کام لیتے ہوئے حدیث سیکون فی امتی الخ پیش کر کے اپنی علمی پردہ دری کرانے کی کوشش کی ہے۔ کیا معمار کو علم نہیں۔ کہ ایک دفعہ نہیں بلکہ ہزاروں مرتبہ جس کا احمدیہ لٹریچر گواہ ہے۔ ان لچر احتمالات کا جواب کئی دفعہ ہم مناظرات میں تحریرات میں دے چکے ہیں۔ یہ کہاں کی دیانت ہے۔ کہ اسی کو بار بار دہرا کر منہ چڑایا جاوے۔ لیکن معمار نے آج پھر ڈھاب کھٹیکاں سے سر باہر نکالا ہے۔ اس لئے اسکی سرکوبی ہمارے ذمہ ہے۔ ؎

قرض ہے واپس ملیگا تم کو یہ سارا اودھار

معمار جیسے ضدی طبع اپنی شہرت کو قائم رکھنے کے لئے غیروں کی آنکھوں میں خاک جھونکتے رہتے ہیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ احمدیت کے پرستار دنیا میں روحانی زندگی بسر کریں گے۔ اور وہ بیج دنیا میں بو کر دم لیں گے۔ جو بیج بونا ان کے لئے ازل سے مقدر ہو چکا ہے۔ ہم تمہاری اس مخالفت کو پرِ پشہ کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ تمہاری مخالفت نے جو نفع ہمیں پہنچایا۔ اور جو نفع تم کو اپنی کی ہوئی مخالفت کا ملا۔ وہ تو اس طرح ہے۔ ؎

کٹ گیا معمار کا سر اپنی ہی تلوار سے

تمہاری حسرت زدہ نگاہیں آج لرزاں و ترساں ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ آج اتنی بڑی جماعت کہاں سے پیدا ہو گئی۔ مہربان معمار یہ تمہارے جامعہ ثنائیہ کے پروفیسر کی مہربانیوں کا نتیجہ ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما یقال لك الا ما قد قیل للرسل من قبلك۔ یعنی اے نبی صلعم! آپ کے متعلق وہی کچھ کہا جاویگا۔ جو آپ سے پہلے رسولوں کے متعلق کہا گیا۔ چنانچہ اسی اصل کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمن عنید بھی وہی اعتراض کرتے ہیں۔ جو ان سے پہلے مقدسین خداوند پر ہوتے رہے۔ کیا معمار بتا سکتا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم نے صرف جھوٹوں کی بشارت دی ہے۔ کیا امت مرحومہ کے خیر امت ہونے کا یہی ثبوت ہے کہ اس میں تفرقِ تشتت کے انتہائی عالم میں بھی دجال اور جھوٹے نبی آئیں گے۔ آنحضرت صلعم نے تو آنے والے مسیح موعود کو چار مرتبہ نبی اللہ کہہ کر سچوں کی بھی خبر دی ہے۔ مگر مبارک ہیں وہ جو مدعی نبوت حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی کی آواز پر لبیک کہتے ہیں ہاں وہ ایمان لانے والوں کے لئے سچے نبی کی ضرورت ہے۔ اور نہ ماننے والوں کے لئے بے شک دجال کذاب ہی ہوں گے۔ جیسا کہ معمار جیسے نابلد محض جن کو دجالوں کے ساتھ خاص طور پر انس ہے۔ وہ بھلا کب خدا کے مقرر کردہ نبیوں پر ایمان لا سکتے ہیں۔ اور جو دنیا کے کیڑے بن کر یصدون عن سبیل اللہ کے مصداق ہو چکے ہوں۔ ان سے راستبازوں کی پہچان مشکل ہے۔

کیا معمار کو معلوم نہیں۔ کہ شارحین حدیث لکھ چکے ہیں۔ کہ وہ تعداد تیس پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے۔ هٰذا الحديث ظهر صدقه فانه موعد من تنبأ من زمنه صلی اللہ علیه وسلم الی الآن لبلغ هٰذا العدد ويعرف ذالك من يطالع التوار .. الخ ولولا الاطالة لفصلنا ذالك اکمال الاکمال جلد ۷ صفحہ ۲۸۵ مطبوعہ مصر۔

"اس حدیث کی صداقت ظاہر ہو چکی ہے کیونکہ اگر ان لوگوں کا شمار کیا جاوے۔ جنہوں نے حضور کے زمانہ سے لے کر آج تک جھوٹے دعویٔ نبوت کئے ہیں۔ تو وہ اس عدد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور اس بات کو ہر وہ شخص جانتا ہے۔ جو تاریخ کا مطالعہ رکھتا ہے۔ اگر خوف طوالت نہ ہوتا۔ تو ہم اس کا بالتفصیل ذکر کرتے"۔ اس تحریر کا راقم ۸۲۸ھ میں فوت ہؤا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں صاحب نے لکھا ہے:۔

"بالجملہ آنچہ آنحضرت صلعم اخبار بود۔ دجالین کذابین دریں امت فرمودہ بودواقع شد" حجج الکرامہ صفحہ ۲۳۹

پس اس حدیث کو اس زمانہ میں پیش کرنا شارحین حدیث اور امت مسلمہ کے بزرگان کو جھوٹا قرار دینا ہے۔ کیا معمار کے دجالوں کا سلسلہ کبھی ختم بھی ہوگا یا نہ۔ کیا کسی سچے کی بھی ضرورت ہے یا نہیں۔ قرآن مجید سچے اور جھوٹے نبی کے لئے مابہ الامتیاز پیش فرماتا ہے۔ پس اس کو معیار بنا کر فیصلہ کر سکتے ہو۔ منہاج نبوت اور علامات صادقین جس مدعی پر چسپاں ہوں۔ اسکو جھوٹا کہنا تقویٰ کا طریق نہیں۔

ہمیں ان لوگوں پر تعجب ہے۔ جو وقت کی نزاکت اور امت محمدیہؐ کے حالات کو پس پشت ڈال کر خدا کے سچے نبی حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب پر کمربستہ ہیں۔ کیا صدی کا شروع مجدد دین کا مقتضی نہ تھا؟ اور کیا اب نصف صدی سے زیادہ عرصہ نہیں گزر گیا؟ کیا اس وقت اسلام کی موت و حیات کا سوال نہیں؟ اے کاش قوم ان باتوں سے باز آتی۔ اور خدا تعالےٰ کے نور کو دجال نہ کہتی۔

پھر معمار لکھتا ہے:۔ کہ "ہم بیسیوں دفعہ یہ دلائل لکھ چکے ہیں۔ کہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے۔ کہ حضرت آدم سے لے کر جو سلسلہ نبوت شروع ہؤا۔ وہ جناب محمد صلعم رسول اللہ پر بند ہو گیا۔ اب آپ کے بعد کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز نہیں کیا جاویگا۔" گویا معمار بزعم خویش اس امر پر بغیر کسی دلیل قائم کرنے کے مصر ہے۔ کہ اب نبوت کی ضرورت نہیں۔ بھلا ان دلائل کو ذرا میدان میں آکر بیان تو کرو۔ جن پر تمہاری دیانت کا دارومدار ہے۔ معمار صاحب کان کھول کر سن لو۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے تمہارے اس فاسد عقیدے کی دھجیاں کس طرح بکھیری ہیں۔ ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شك مما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاءکم بہ حتیٰ اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً۔ کذٰلک یضل من ھو مسرف مرتاب۔ الذین یجادلون فی اٰیات اللہ بغیر سلطان اتٰھم۔ مومن ع ۴۔

یعنی اس سے قبل تمہارے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کھلے نشان لے کر آئے۔ مگر تم اس میں شک کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے۔ تو تم کہنے لگے۔ کہ اب خدا ان کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا۔ خدا تعالےٰ گمراہ قرار دیتا ہے ان لوگوں کو جو حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور خدا کی آیات میں شک کرتے ہیں۔ وہ لوگ ہیں شک میں بغیر اس کے کہ خدا کی طرف سے ان کو کوئی دلیل عطا ہو۔

کیا میں معمار کی مردہ ذہنیت کو خدا تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھ سکتا ہوں۔ کہ کیا اس سے پہلے مکذبین انبیاء علیہم السلام کے دشمن عنید یہی عقیدہ نہیں رکھتے تھے۔ کہ اب خدا کی طرف سے کوئی ایسا مامور جو دنیا کی ہدایت کا موجب ہے۔ اور کفر و ضلالت کو مٹانے کے لئے روحانی بارش کا سامان مہیا کرے۔ دنیا میں نہیں آ سکتا ہے۔ پس معمار کو چاہیئے۔ کہ اپنی گندہ فطرت سے مجبور ہو کر خدا کے پاک مقدسین پر زبانِ طعن دراز کرنے سے باز آجاوے۔ ورنہ اس کا انجام ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک کا وعید ہے سچ ہے۔ ؎

پھر دوبارہ آ گئی احبار میں رسم یہود
پھر مسیح وقت کے دشمن ہوئے یہ جبہ دار

پھر فرمایا۔ انھم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا۔ (سورہ جن ع ۱)

یعنی بعض جن آنحضرت صلعم کا وعظ سن کر اپنی قوم کے پاس واپس گئے۔ تو جا کر کہنے لگے۔ اے جنو! تمہاری طرح انسانوں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ کہ اب خدا کی طرف سے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مگر ایک اور نبی آ گیا ہے۔ تو گویا آنحضرت تشریف لائے۔ تو آپ سے قبل بھی پہلے نبیوں کی امتیں یہی عقیدہ رکھتی تھیں۔ کہ نبوت کا دروازہ ہمارے نبی پر بند ہو چکا ہے۔ ما یقال لک کے مطابق ضرور تھا۔ کہ آنحضرت کی نسبت بھی یہی کہا جاتا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ اجماع الیھود علیٰ ان لا نبی بعد موسےٰ۔ (مسلم الثبوت صفحہ ۱۷۵) کہ یہود کا اجماع ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

پھر فرمایا۔ ولقد ضل قبلھم اکثر الاولین ولقد ارسلنا فیھم منذرین (الصّٰفّٰت ع ۲) کہ پہلی امتوں میں اکثریت گمراہ ہو گئی۔ تو ہم نے ان کی طرف نبی بھیجے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جب کسی امت کا اکثر حصہ ہدایت کو چھوڑ کر منہ پھیر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے انبیاءؑ ان کی طرف آتے ہیں۔ تاکہ ان کو پھر ہدایت کی طرف لادیں۔ پھر فرمایا۔ فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین وانزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فی ما اختلفوا فیہ۔ (بقرہ ع ۲۶) یعنی ہم نے انبیاء۔ رسل۔ کتابیں بھیجیں۔ تاکہ وہ ان اختلافات کا فیصلہ کریں۔ جو ان میں پڑ گئے تھے۔ معلوم ہوا۔ کہ اختلافات کا وجود ضرورت نبوت کو ثابت کرتا ہے۔ نہ کہ عدم ضرورتِ نبوت۔ فھو المراد۔

مندرجہ بالا آیات و بینات سے صاف طور پر عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ نبوت اللہ تعالیٰ کا ابتدائی انعام ہے۔ جو ازل سے خدا کے مقدسین کو ملتا رہا ہے۔ اور ملتا رہیگا تاقیامت۔ حضرت مسیح موعود کیا لطیف الفاظ میں فرماتے ہیں۔ ؎

مَیں وہ پانی ہوں جو اترا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

پھر فرمایا:۔ ؎

پاک دل پر بدگمانی ہے یہ شقوت کا نشاں
اب تو آنکھیں بند ہیں دیکھینگے پھر انجام کار

پھر معمار امرتسری نے ایک حدیث نبوت کے بند ہونے کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ اور اس سے استدلال یہ کیا ہے۔ کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ سوائے خوابوں کے اور تمام باتیں بند ہیں۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ اگر اس حدیث کے یہ معنے لئے جاویں۔ کہ سوائے سچی خوابوں کے اور تمام باتیں بند ہیں۔ تو یہ معنے قرآن مجید کے صریح خلاف ہیں۔ دیکھو قرآن پاک فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیٰوۃ الدنیا والاٰخرۃ (سورہ حٰم سجدہ) یعنی اعلیٰ مومنوں پر خدا کی طرف سے فرشتے آتے ہیں۔ اور وہ صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ اور ان سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ سو اگر اس حدیث کے یہ معنے لئے جاویں۔ کہ سوائے سچی خوابوں کے سب کچھ بند ہے۔ تو پھر قرآن مجید کی آیت کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا فرشتوں کے ذریعہ مومنوں کو بشارتیں دیتا ہے۔ لیکن معمار صاحب "مرغے کی ایک ٹانگ" کی رٹنی رٹے جاتے ہیں۔ اور وہ صرف خوابوں کا سلسلہ جاری سمجھتے ہیں۔ سو چونکہ معمار صاحب نے جو معنے اس حدیث کے کئے ہیں۔ وہ قرآن مجید کی اس آیت کے خلاف ہیں۔ اسلئے یہ معنے درست نہیں

ہاں یاد آیا۔ کہ معمار صاحب نے چار پیسے کے بتاشے مولوی ثناء اللہ صاحب کی نذر کر کے جو علم سیکھا ہے۔ اسکی کیفیت پر کسی مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ معمار صاحب کا مضمون ہی اسکی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔

ہم جامعہ ثنائیہ کے فارغ طلباء کی علمیت سے بخوبی واقف ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ یہ سیٹ صرف اور صرف ایک معمار اور ایک کلرک انہار کے سوا اور کسی کے لئے موزون نہیں۔ کیونکہ جس نے مکمل علم سیکھنا ہے اس کے لئے اور بہت سی درسگاہیں موجود ہیں ہاں امرتسر کے جامعہ ثنائیہ میں سوائے ڈھاب کھٹیکاں کی بدبو کے اور کچھ نہیں۔ جو خرابی دماغ کے لئے تیر بہدف ہے۔ اور کلرک انہار کا دماغ گواہ ہے

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ یہ معنے دوسری احادیث صحیحہ کے بھی خلاف ہیں۔ جن میں صاف ارشاد ہے۔ کہ امت میں الہام وحی کا دروازہ کھلا ہے۔ اور یہ بھی ان احادیث میں درج ہے کہ اس امت میں متکلم محدث ہوں گے۔ مگر معمار صاحب اس سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ سوائے سچی خوابوں کے اور سب کچھ بند ہے

تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ اس امت کے اولیاء نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ ہمیں الہام ہوتا ہے۔ مثلاً شاہ ولی اللہ صاحب نے صاف لفظوں میں دعویٰ کیا ہے۔ کہ مجھ پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے۔ اب اگر معمار صاحب کے پیش کردہ معنے درست تسلیم کر لئے جاویں۔ تو لازماً ماننا پڑے گا۔ کہ اس امت کے اولیاء معاذ اللہ اپنے دعوے وحی الہام میں مفتری تھے۔

چوتھا جواب اس کا یہ ہے۔ کہ اس حدیث میں نبوت کے بند ہونے کا ذکر نہیں۔ بلکہ اجراء کا ذکر ہے۔ کیونکہ معمار نے خود تسلیم کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ نبوت کے انواع میں مبشرات باقی ہیں۔ اور ہم قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ مبشرات بھی نبوت ہے

چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما نرسل المرسلین الا المبشرین و منذرین۔ یعنی نبی اور کچھ نہیں ہوتا۔ صرف خدا کا کلام پا کر اس کے ذریعہ بشارت کرنے والا ہوتا ہے۔

ناظرین کرام۔ یہ حدیث جو معمار نے پیش کی ہے۔ کہ سوائے مبشرات کے اور سب کچھ بند ہے۔ اور ادھر وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین۔ یعنی نبی کا کام محض مبشرات ہے۔ اس آیت اور اس حدیث کے ملانے سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ رسول کریم صلعم کے بعد مبشرات باقی ہیں۔ اور یہ مبشرات عین نبوت ہے۔ سو یہ حدیث تو نبوت کے جاری ہونے کی دلیل ہے۔ اور لا نبی بعدی کی صحیح تفسیر کیا میں معمار صاحب سے توقع رکھوں۔ کہ میری ان پیش کردہ معروضات پر تدبر فرماویں گے۔ مگر مجھے حسرت بھرے الفاظ میں نہ کہنا پڑے۔ ؎

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم
کبھی معمار کو سیدھا نہ پایا

(باقی پھر) خاکسار عبد العزیز احمدی
از گلیانہ ضلع گجرات۔

یورپ میں خوفناک جنگی تیاریاں

لنڈن ۱۶ اگست۔ ریوٹر کے فوجی ماہر نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ موجودہ پُرامن دَور میں یورپ میں ۸۵ لاکھ سپاہی مرنے مارنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ ان میں فضائی اور بحری فوجوں کے افسر اور سپاہی شامل ہیں۔ عسکری لحاظ سے یورپ تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جمہوری۔ محوری اور غیر جانبدار۔

جمہوری افواج۔ فرانس ۱۰ لاکھ۔ برطانیہ ۶ لاکھ پولینڈ ۵ لاکھ۔ ٹرکی تین لاکھ رومانیہ ۲ لاکھ ۵۰ ہزار یونان ۲ لاکھ۔

محوری افواج } جرمنی ۱۷ لاکھ۔ اٹلی ۹½ لاکھ ہنگری (اگر شرکت کرے) ۲ لاکھ

ہسپانیہ ۱½ لاکھ۔

غیر جانبدار۔ بلغاریہ ۱۶۵۰۰۰

بلجیم ۱۰۰۰۰۰ ہالینڈ پرتگال سوئٹزرلینڈ ۲۰۰۰۰۰

روس کے پاس بیس لاکھ سپاہی ہیں۔ آئندہ جنگ میں روس نے جس طرف شمولیت کی اسکی کامیابی کی قوی امید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر جماعت ۳۱ اگست تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرے

چند جماعتوں کی قابل تعریف مثالیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ جون کے خطبہ جمعہ میں فرمادیا تھا۔ کہ ہر جماعت اور جماعتوں کے افراد اور وہ افراد جو براہِ راست چندے بھیجتے ہیں۔ کوشش کریں۔ کہ وہ پندرہ اگست تک اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرلیں۔ افراد اور جماعتوں کی طرف سے خدا کے فضل سے یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرلیں۔ چونکہ جماعتوں کے چندے مرکز میں بالعموم مہینے کے آخر تک آتے ہیں۔ اسلئے جن جماعتوں کا چندہ ۳۱ اگست تک یا ستمبر کے پہلے ہفتے کے اندر وصول ہو جائیگا۔ وہ پندرہ اگست کی میعاد کے اندر سمجھا جائے گا۔ پس ہر وعدہ کرنے والے کو اپنا وعدہ ۳۱ اگست تک سو فی صدی پورا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ گذشتہ ہفتے میں جن جماعتوں یا افراد نے سو فی صدی یا 85/- فی صدی تک مرکز میں پہنچا دیا ہے۔ ان کی مختصر سی کیفیت ذیل میں اسلیئے دی جارہی ہے۔ کہ وہ جماعتیں اور وہ افراد جنہوں نے اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا نہیں کیا۔ وہ کوشش کریں۔ کہ ۳۱ اگست تک پورا کرلیں۔

(۱) **جماعت کالرہ دیوان سنگھ**۔ اس جماعت کے مالی سیکرٹری تحریک جدید میر نواب علی صاحب ہیں۔ جو اپنے فرض کو پوری توجہ اور تندہی سے ادا کرنے والے ہیں۔ آپ نے جماعت کی طرف سے سال پنجم میں 275/- روپے کا وعدہ کیا تھا۔ جو سو فی صدی پورا کردیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) **جماعت شیخوال ضلع جالندھر**۔ سیکرٹری میاں ابراہیم صاحب ہیں۔ یہ جماعت زمینداروں کی ہے۔ انہوں نے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کردیا ہے۔

(۳) **جماعت گنج لاہور**۔ اس جماعت کے مالی سیکرٹری شروع سے ہی مستری حسن الدین صاحب ہیں۔ صاحب موصوف نہایت خاموشی کے ساتھ اپنا کام عملاً کرتے رہتے ہیں۔ اور جس وقت حضور کا کوئی خطبہ شائع ہو۔ جو خصوصاً تحریک جدید سے تعلق رکھتا ہو۔ آپ اس خطبہ کو گھر بہ گھر پہنچا دینا کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ سنانے اور پہنچانے کے بعد آپ گھر بہ گھر پھر کر بطریق احسن وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس سال میں چودھری احمد جان صاحب بھی پورا تعاون کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ 547/- کے وعدے میں سے 487/- کی رقم جو نوّے فی صدی کی شرح سے ہے۔ داخل ہو چکی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۴) سید غلام محمد صاحب سونگھڑہ ضلع کٹک کی جماعت کے سکرٹری مال تحریک جدید ہیں۔ آپ نے تحریک جدید کا خطبہ ۳۰ جون سنانے اور پہنچانے کے بعد یہ نہیں سمجھا۔ کہ میرا فرض ادا ہو گیا۔ بلکہ آپ نے لگاتار کوشش کی۔ کہ حضور کی مقرر کردہ تاریخ تک سو فیصدی وعدہ پورا ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے 335/- کے وعدے میں سے 286/- کی رقم جو 85 فی صدی کی نسبت سے ہے۔ مرکز میں پہنچا چکے ہیں۔ اور بقیہ رقم کے لئے امید ہے۔ کہ وہ آخر اگست تک انشاء اللہ پوری کردیں گے۔

(۵) چودھری محمد شفیع صاحب سب ڈویژنل آفیسر ڈیرہ اسماعیل خاں نے 50/- روپے اپنے اور 11/- روپے اپنی اہلیہ صاحبہ کے بھیج کر لکھا ہے۔ کہ میں کئی روز کے بعد دورے سے ابھی آیا اور ابھی واپس جارہا ہوں۔ خدا کرے کہ میری یہ رقم وقت کے اندر حضور کے پیش ہو جائے۔ تا میرا نام بھی حضور کی آواز پر عملی لبیک کہنے والوں کی فہرست میں آجائے۔

(۶) جماعت پنجورو۔ اس جماعت کے روح رواں چودھری محمد سعید صاحب ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد پڑھ لینے کے بعد آپ نے اپنی جماعت کا وعدہ تقریباً سو فی صدی پورا کردیا ہے۔ اور آپ ہمیشہ حضور کی آواز پر عملاً لبیک کہنے والوں میں سے صف اول میں کھڑے ہونے والے ہیں۔

(۷) محمد اسرائیل احمد صاحب بی۔ اے نئی دہلی۔ مجھے چند دنوں سے یہ بیقراری تھی۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ "حضور پر نور حضرت امیر المؤمنین موعود خلیفہ" کے ارشاد کی تعمیل مقررہ وقت کے اندر ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ میں بھی خدا کی رضاء کے پانے والوں میں ہو جاؤں۔ اگرچہ میرے ذمہ پہلے بھی قرض تھا۔ مگر میں نے گذشتہ بدھوار سے حصول بشارت کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق استخارہ یعنی دعا شروع کی۔ ہفتے کی شام کو ایک دوست سے قرض مانگا۔ انہوں نے قرض دیتے ہوئے کہا۔ کہ جب ہوں۔ تو ادا کردینا۔ کوئی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ الحمدللہ کہ خاکسار جلسے کے شروع ہونے سے پہلے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرچکا۔

(۸) قاضی محبوب عالم صاحب نیلہ گنبد نے اپنے سال پنجم کا وعدہ سو فی صدی پورا کرتے ہوئے لکھا۔ کہ ابھی ادا کرنے میں بہت سی روکیں حائل تھیں۔ مگر بفضلِ خدا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ان تمام روکوں کو میں پھاند گیا۔ اور تعمیل ارشاد میں وعدہ پورا کررہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(۹) جماعت گولیکی۔ یہ جماعت غرباء کی جماعت ہے۔ حضور کا ارشاد ملنے پر باوجود غربت کے انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ چنانچہ قریباً ۸۵ فی صدی کے قریب داخل ہو چکا ہے

(۱۰) جماعت جے پور۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب ڈاکٹر صاحب تحریک جدید کے چندے کو کامیاب کرنے میں خاص حصہ لینے والے ہیں۔ آپ شروع تحریک سے اس بات کا التزام رکھتے آئے ہیں۔ کہ تحریک جدید کے وعدے جلد سے جلد پورے ہو جائیں۔ چنانچہ اس سال بھی 353/- کے وعدے میں سے 308/- روپے کی رقم جو 88 فی صدی کی شرح سے ہے۔ بھیج دی ہے۔ باقی ۱۲ فی صدی کی رقم انشاء اللہ ۳۱ اگست تک جو پندرہ اگست کی میعاد کے اندر ہے۔ آجانے کی توقع ہے۔

پس ہر جماعت اور ہر فرد کو اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرنے میں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور وہ لوگ جو تحریک جدید کے وعدے کی ادائیگی میں تعاون نہیں کررہے۔ وہ حضور کا یہ ارشاد پڑھ لیں۔

(۱) "آپ لوگوں میں ایسے بھی ہیں۔ جو صحیح طور پر تعاون نہیں کرتے۔ جو وعدے کرتے ہیں الا ماشاء اللہ مخلصین کو چھوڑ کر باقی پورا نہیں کرتے۔ حالانکہ اس وقت تک وہ ایک بھی وعدہ ایسا نہیں کررہے۔ جو ان کی طاقت سے بالا ہو۔ اگر وہ اپنا کوئی وعدہ پورا نہیں کرتے۔ تو اسلیئے نہیں۔ کہ کر نہیں سکتے۔ بلکہ اسلیئے کہ کرنا نہیں چاہتے"!

(۲) بے شک خدا تعالیٰ نے یہ کہا ہے۔ کہ اپنی طاقت کے مطابق کام کرو۔ مگر طاقت کی تعریف وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے کی ہے۔ نہ کہ وہ جو ہم قربانی سے بچنے کے لئے خود کریں۔ بے شک خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ مگر اسکی تعریف کیا کی ہے۔ خدا تعالیٰ یہ کہتا ہوا مدینے کے چند بے سروسامان انسانوں کو بدر کے میدان میں لے جاتا ہے۔ جہاں دشمن کی طاقت ان کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی۔ اتنی زیادہ کہ مسلمانوں کی طاقت کو اس کے مقابلہ میں کوئی نسبت بھی نہ تھی۔ اس وقت جنہوں نے کہا۔ کہ اس جنگ میں شرکت صریحاً موت ہے۔ ان کو منافق قرار دیا گیا۔ اور اسلام کے دشمن ٹھہرایا گیا۔ پھر اگر لا یکلف اللہ کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا کی راہ میں مرنے سے بچو۔ تو "جنگ بدر" میں نہ جانے والے منافق نہیں۔ بلکہ مومن سمجھے جائیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انہیں منافق قرار دیا۔ غرض خدا تعالیٰ نے بیشک یہ فرمایا ہے۔ کہ اپنی طاقت کا خیال رکھو۔ مگر اسی حد کے اندر جو خدا نے مقرر کی ہے۔ نہ وہ جو ہمارے نفسوں کی موٹائی نے قرار دی ہے"

تحریک جدید میں حصہ لینے والے وہ احباب جنہوں نے وعدے کئے ہیں۔ وہ اسکو پڑھ کر اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنے کے لئے اپنا تن۔ من۔ دھن صرف کردیں۔ اور وہ سمجھ لیں۔ کہ انہوں نے اپنی مرضی اور خوشی سے بغیر کسی اصرار کے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اسے بہر حال پورا کرنا ہے۔ پس اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے بخوشی اپنا وعدہ پورا کریں۔ بلکہ ۳۱ اگست تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرکے حضور ایدہ اللہ کی دعا اور خوشنودی کے بھی مستحق ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر وعدہ کرنے والے کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

ترکی اور بلغاریہ کی سرحد پر فوجوں کا اجتماع

انقرہ۔ ۱۵ اگست ترکی افواج اپنے پورے سازو سامان کے ساتھ بلغاریہ کی سرحد کے ساتھ ساتھ جنگی مشق کررہی ہیں۔ یہ فوج چالیس میل لمبے علاقے میں پھیلی ہوئی ہے۔ بلغاریہ کے سیاسی حلقوں میں یہ خدشہ محسوس کیا جاتا ہے۔ کہ ترکی افواج بلغاریہ پر حملہ نہ کردیں۔ اسلیئے بلغاروی افواج بھی سرحد کے ساتھ ساتھ جنگی مشق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت فاروق کی ماہواری رپورٹ اور احباب کا شکریہ

۷ جولائی ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں صفحہ اول پر گذشتہ رپورٹ ترقی اشاعت فاروق کی شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد ۳۱ جولائی ۱۹۳۹ء تک ایک ماہ کے اندر ۳۸ خریدار ہوئے۔ جن میں سے ۱۵ خود خریدار اور ۲۳ خریدار احباب کی تحریک سے بنے۔ اور ماہ زیر رپورٹ میں ۸ خریداروں کے نام کا بوجہ وی۔ پی واپس کر دینے کے پرچہ بند کر دیا۔ پس سابقہ ۱۰۳۸ اور ماہ رواں کے ۳۸ ملا کر کل ۱۰۷۶ خریدار ہو گئے۔ ان میں سے ۸ کے نام اخبار جن کا چندہ وصول نہیں ہوا تھا۔ بند کر دیا۔ باقی ۱۰۶۸ خدا کے فضل سے خریدار ہیں۔ میں احباب ذیل کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے خاص توجہ سے فاروق کی اشاعت بڑھانے میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

چودھری فتح محمد صاحب ٹہالوی ۴ مزید
چودھری محمد شریف صاحب باجوہ بی اے ۲
مولوی فضل محمود صاحب ۵
مولوی فضل دین صاحب رنتہال۔ ۱
مولوی غلام علی صاحب مدرس ۱
حافظ نور الٰہی صاحب سیکنڈ کلرک ۱
مولوی غلام احمد صاحب فرخ ۱ مزید
مولوی محمد اسماعیل صاحب نائب امیر جماعت ۱ مزید
مولوی عبد الحق صاحب ۱
راجہ محمد اشرف صاحب ۱
سید ولایت شاہ صاحب ۱ مزید
مولوی عبد الکریم صاحب پریذیڈنٹ کراچی ۱
ماسٹر عبد اللہ صاحب ۱ مزید
فیروز الدین صاحب دہلی ۱
نیجر صاحب سندھ اسٹیٹس قادیان ۱

دوبارہ ان تمام دوستوں کا جو خود خریدار ہوئے اور جن احباب بالا نے خریدار پیدا کئے تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو دین و دنیا میں اپنے فضلوں کا وارث کرے۔ اور اس سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اگر فاروق کے موجودہ خریداران بھی جنہوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ کم از کم دو دو خریدار فاروق کے واسطے عطا کر دیں تو جلسہ سالانہ سے قبل فاروق کی خریداری دو ہزار کے قریب ہو سکتی ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کام مشکل نہیں نہایت آسان ہے۔ ایسا سستا اور مفید پرچہ جس کا چندہ صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہو جس میں خطبہ جمعہ بھی مل جائے۔ اور کوئی دوسرا اخبار نہیں ہے۔ احباب توجہ کریں۔ (منیجر فاروق)

تعارف عالیجناب حکیم قریشی محمد عبد اللہ صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) طبیب انچارج ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

مکرم و محترم حکیم صاحب ہمارے محبوب و مقتدا پیشوا ہندوستان کے طبیب اعظم حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہیں۔ اور آپ نے علم طب کی تعلیم طب کی سب سے بڑی اور مستند درسگاہ طبیہ کالج علی گڑھ سے اعزاز کے ساتھ حاصل کی ہے۔ اور گو آپ کو عملی میدان میں قدم رکھے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ مگر آپ کی فراست۔ ذہانت۔ اور وراثتی طبی رجحانات نے تشخیص اور تجویز میں آپ کو وہ کامیابیاں عنایت کی ہیں۔ کہ بلحاظ طب ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ جس طرح خاندانی لحاظ سے آپ کو حضرت حکیم الامت نور الدین اعظم رضؓ کے اس فن کی وراثت کا حق پہنچتا ہے۔ اسی طرح ہمیں امید ہے۔ کہ اس فن میں عملی لحاظ سے بھی آپ صحیح معنوں میں جانشین ہو کر خلقِ خدا کے لئے نعمت عظمیٰ ثابت ہوں گے۔

علاج معالجہ میں جو معجزانہ کامیابیاں بفضلہٖ تعالیٰ آپ کو نصیب ہوئی ہیں۔ ان کا تذکرہ بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ فی الحال آپ صرف حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نسبتی بھائی سید عزیز اللہ شاہ صاحب مقیم دہلی کی بیگم صاحبہ کے علاج کا حال شاہ صاحب موصوف کی زبانی ہی سنئے۔ اگر آپ کو ان کے بیان پر اطمینان ہو۔ تو آپ اپنے دوستوں اور قرب و جوار کے مریضوں کو تحریک فرمائیں۔ کہ وہ بھی اسی طرف رجوع کریں۔ خدا تعالےٰ ان کی مایوسیاں امیدوں سے بدل دے گا۔ شاہ صاحب موصوف فرماتے ہیں:-

"میری زوجہ کو عرصہ تین چار سال سے اس قسم کے دورے پڑتے تھے۔ کہ جن کے دوران میں ذرا سی حرکت پر ہاتھ پاؤں چہرہ اور آنکھیں متورم ہو جاتی تھیں۔ اور عام کمزوری زیادہ ہو جاتی تھی۔ ڈاکٹروں کی رائے تھی۔ کہ جگر بہت کمزور ہو چکا ہے۔ میں نے اس عرصہ میں تقریباً سب قسم کے علاج کئے۔ اور دنیوی لحاظ سے بڑے بڑے نامور ڈاکٹروں اور اطباء سے علاج کرائے۔ اور کافی روپیہ علاج پر صرف کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب بیس روز سے منیجر صاحب ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی کی تحریک پر میں نے مکرمی حکیم قریشی محمد عبد اللہ صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) کا علاج شروع کیا۔ اور میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا۔ کہ سات روز کی دوا نے ہی جملہ شکایات میں پچاس فی صدی تخفیف کر دی۔ بلکہ دو ہفتہ کے بعد زوجہ کا اطمینان یہاں تک ہو گیا۔ کہ انہوں نے تین چار روز کے لئے دوا کا استعمال ترک کر دیا۔ کہ اب تو انہیں آرام ہے۔ میں اسکو معجزانہ اثر سمجھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ حکیم صاحب کے ہاتھ میں اس سے بھی اچھی شفا دے۔ اور احمدی احباب کو میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے۔ کہ وہ عند الضرورت حکیم صاحب موصوف کی صحیح تشخیص اور علاج سے مستفیض ہوں۔" دستخط سید عزیز اللہ شاہ عفی عنہ

خاکسار نور الدین منیر منیجر ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

مصری پارٹی کا احرار اور آریوں کے ساتھ مل کر فتنہ انگیز جلسہ

چند دن ہوئے۔ مصری پارٹی کے ایک شخص عبد العزیز نے اشتہار شائع کیا تھا۔ کہ ۱۳ اگست کو فخر الدین ملتانی کی برسی منائی جائے گی۔ جلوس نکالا جائے گا۔ اور جلسہ کیا جائے گا۔ آج جلوس تو کوئی نہ نکلا۔ البتہ رات کے ساڑھے آٹھ بجے آریوں۔ سکھوں اور احرار کے ساتھ مل کر ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں نیشنل لیگ کے ممبران کو صدر لیگ نے شمولیت کی اجازت دی۔ جلسہ کے شروع ہونے پر شبنم سرحدی نے اعلان کیا۔ کہ اس وقت اشتعال انگیز تقریریں کی جائیں گی۔ احمدی اگر سن نہیں سکتے۔ تو چلے جائیں۔ اس پر مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے کہا۔ کہ اشتعال انگیز تقریریں کرنے والوں پر نقض امن کی ذمہ واری ہوگی۔ اور ہم حکام کو ایسی باتوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے تقریریں سنیں گے۔ آخر کچھ دیر کی بحث کے بعد جلسہ ایک آریہ کی تقریر سے شروع کیا گیا۔ اس کے بعد شیخ مصری نے تقریر شروع کی۔ جس میں فخر الدین کا تو نام تک نہ لیا۔ البتہ اپنا رونا شروع کر دیا۔ اور جب وہ اس قسم کے مطالبات کرنے لگا۔ کہ مجھے فلاں بات کا ثبوت دیا جائے۔ اور فلاں بات کی مثال پیش کی جائے۔ تو مولوی ابو العطاء صاحب نے توجہ دلائی۔ کہ جب ہم سے جواب طلب کیا جاتا ہے۔ تو ہمیں جواب دینے کے لئے وقت بھی دیا جائے۔ اس پر مصری نے تقریر کے بعد جواب کے لئے وقت دینے کا اقرار تو کر لیا۔ لیکن ایک فضول طول طویل تقریر شروع کر دی۔ اور جب کہا گیا۔ کہ اس تقریر کے لئے وقت کی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ تاکہ جواب کے لئے وقت مل سکے۔ تو کہا گیا۔ کہ حد نہیں مقرر کی جا سکتی۔ اور تم لوگ یہاں سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد شور برپا ہو گیا۔ جس کے دوران میں احمدیوں پر اینٹیں برسائی گئیں۔ اور ایک احمدی پر لاٹھی سے بھی وار کیا گیا۔ جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا۔ موقع پر موجودہ حکام کو اس طرف توجہ دلائی گئی۔ مگر انہوں نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ پھر احرار اور مصری پارٹی کے بعض اشتعال انگیز الفاظ کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ تو کہا گیا۔ کہ آپ لوگ بیٹھ کر تقریر سنتے رہیں۔ خواہ ساری رات ہوتی رہے۔ مگر بولیں نہیں۔ ورنہ آپکے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اور جواب کے لئے وقت دینے کا جو وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ جلسہ کرنے والوں کی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ پورا کریں یا نہ کریں۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ آپ لوگ یا تو خاموش بیٹھے رہیں۔ یا چلے جائیں۔ ورنہ میرے حکم سے تم لوگوں کو سختی سے نکال دیا جائے گا۔ یہ الفاظ مجسٹریٹ صاحب نے دو تین مرتبہ دوہرائے۔ جس پر شیخ محمود احمد صاحب صدر نیشنل لیگ قادیان نے کہا۔ کہ جبکہ حکام ہماری کسی بات کی طرف توجہ نہیں کر رہے۔ اور اس قسم کے الفاظ ہمارے متعلق استعمال کر رہے ہیں۔ تو پھر ہم کو یہاں ٹھیرنا نہیں چاہیئے۔ اور ہم اسی وقت باہر ریتی چھلہ میں جلسہ کریں گے۔ چنانچہ جوش میں بھرا ہوا مجمع ریتی چھلہ میں آ گیا۔ جہاں پہلے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر جلسہ نے پولیس اور مجسٹریٹ صاحب کے اس رویہ کے خلاف جو انہوں نے ہماری معزز اور تعلیم یافتہ پُر امن جماعت کے خلاف اختیار کیا۔ صدائے احتجاج بلند کی۔ اور ایک ریزولیوشن حکام بالا کو بھیجنے کے لئے پاس کرایا۔ اس کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب نے مفصل تقریر کی۔ جس میں مصری کی باتوں کا مفصل جواب دیا۔ آخر میں عبد المنان طالب علم پسر مولوی محمد اسماعیل صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کو شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے پبلک کے سامنے پیش کیا۔ جن کا سر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

۵۴۲۰ - آمنہ بیگم زوجہ شیخ حاجی محمد قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر جولائی ۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

(۱) کوئی غیر منقولہ جائیداد اس وقت نہیں ہے۔

(۲) منقولہ جائیداد میں صرف مہر ہے۔ جو کہ مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

(۳) جیب خرچ ۵/- ماہوار ہے۔ جس میں سے موازی ۸ر ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔

(۴) میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ عند الموت جو اس کے علاوہ میری جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کا دسواں حصہ میرے ورثاء پر لازم ہوگا۔ وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دیں۔

العبد:۔ آمنہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد حافظ غلام محمد سابق مبلغ ماریشس۔ گواہ شد حاجی محمد (خاوند موصیہ)

۵۴۲۱ - منکہ حمیدہ بیگم زوجہ خلیفہ ناصر الدین صاحب ایم۔ اے قوم سید عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر جولائی ۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔
زیور مالیتی قریباً ایک ہزار روپیہ
مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپیہ
اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔
میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم اس حصہ وصیت کی ادائیگی میں ادا کر دوں۔ تو وہ بعد میں منہا کر دی جائیگی۔

اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن حقدار ہوگی۔ فقط

العبد۔ سیدہ حمیدہ بیگم۔ گواہ شد ناصر الدین (خاوند موصیہ) ۲۳ ۷/۳۹ گواہ شد سید عبد الحی آف منصوری (والد موصیہ)

۵۴۲۳ - مسماۃ حرمت بی بی بنت شیخ الٰہی بخش زوجہ محمد عبد الرشید قوم پٹھان عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت بعہد خلیفۃ المسیح اول رضؓ ساکن ٹبالہ محلہ شیخ المشائخ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ر جولائی ۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد اور ترکہ ہو۔ اس کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد یہ ہے۔ مہر مبلغ ۳۲ جو بذمہ خاوندم ہے۔ زیور ڈنڈیاں طلائی چار عدد والی تخمیناً اڑھائی تولہ (۲۔۰ تولہ) قیمتی اندازاً ۷۶ روپیہ چھاپاں طلائی وزنی یک تولہ ۳ ماشہ اندازاً قیمتی ۳۸ روپے ونگاں طلائی دو عدد وزنی دو تولہ قیمتی تخمیناً ۶۴ روپے و ظروفات تانبہ و پیتل وغیرہ و پارچات زنانہ و دیگر سامان خانہ داری تخمیناً قیمتی دو سو روپیہ۔ کل قیمت جائیداد زیور و حق مہر اور ظروفات و پارچات و سامان خانہ داری مندرجہ بالا مبلغ چار سو دس روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی جو میرے مرنے کے بعد میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کے لینے کی انجمن مذکور حقدار ہے۔ اور وہ بھی وصیت ہذا میں تصور ہوگا۔ میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی اپنی وصیت کا دسواں حصہ ۴۱ روپیہ داخل خزانہ بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ اگر خدانخواستہ نہ کر سکوں۔ تو میری اولاد اور میرا خاوند اس کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ لہٰذا یہ چند حروف بطور سند وصیت لکھ دیتی ہوں۔ بقلم خود عبد الرشید خاوند موصیہ۔

العبد:۔ مسماۃ حرمت بی بی بنت شیخ الٰہی بخش مرحوم گواہ شد۔ محمد عبد الرشید ولد حاجی عبد الکریم خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: عبد الرؤف خاں پسر موصیہ مذکور احمدیہ بلڈنگ ٹبالہ۔

۵۴۲۲ - منکہ عبد الرشید ولد حاجی عبد الکریم صاحب قوم پٹھان ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن ٹبالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ر جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک مکان سالم بمعہ ملحقہ پختہ و خام واقعہ ٹبالہ محلہ شیخ المشائخ جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق سڑک عام مغرب مکان ممون سردار وغیرہ فقیراں شمال کوچہ سربستہ و دروازہ جنوب کوچہ و دروازہ مکان ملحقہ مالیتی اندازاً ۱۵۰۰ الصما روپیہ۔

(۲) نصف حصہ مکان پختہ و خام واقعہ ٹبالہ محلہ شیخ المشائخ جس کے کل مکان کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق گلی۔ مغرب مکان بابو محمد حسین وغیرہ ککے زیاں شمال مکان سلطان محمد موچی جنوب مکان مولوی باقر علی قیمتی اندازاً دو صد (۲۰۰) روپیہ۔

(۳) ایک مکان سالم پختہ و خام واقعہ ٹبالہ پنڈورہ دروازہ ہاتھی جس کے حدود یہ ہیں۔ مشرق دروازہ مکان و راستہ مغرب دوکان رہن شدہ بدست کالو ولد مارا خاکروب شمال مکان کاکا خاکروب رہن بدست حجام خاکروب جنوب گلی راستہ عام قیمتی تخمیناً مبلغ ایک سو پچاس روپیہ۔

(۴) یک احاطہ پختہ و خام مرہونہ بدست مظہر منجانب حسین بی بی بیوہ عیسٰے خاں دیگر سکنہ ٹبالہ واقعہ ٹبالہ بیرون دروازہ اچلی جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق راستہ عام موضع اچل مغرب اراضی مزارعہ مسٹر خورشید احمد خاں اور مسٹر مختار احمد خاں بیرسٹر وغیرہ شمال احاطہ مسٹر خورشید احمد خاں مذکور جنوب اراضی مسٹر خورشید احمد خاں مذکور مالیتی تخمیناً دو صد روپیہ۔

(۵) دو احاطہ طویلہ پیوست بیک دیگر واقعہ ٹبالہ بیرون دروازہ اچل جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق گول سڑک و تین دروازے بیرونی احاطہ جات و دوکان مستری کریم بخش لوہار و عبد اللطیف مشتاق سنیاسی متوفی۔ مغرب مکانات جدید آبادی۔ شمال تکیہ صفدر علی شاہ۔ جنوب گول سڑک قیمتی تخمیناً مبلغ آٹھ سو روپیہ (۸۰۰/-/- روپیہ)

(۶) اراضی مزروعہ واقعہ موضع فیض پور تحصیل ٹبالہ تعدادی ۱۴ گھماؤں یک کنال چھ مرلہ قیمتی اندازاً ۱۰۵۰ الصہ روپیہ۔ میزان سب مکانات و اراضی کی کل قیمت اندازاً تین ہزار نو سو روپیہ ہے۔ اور علاوہ اس کے مبلغ پانچ صد روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ جو کاروبار پر لگا رہتا ہے۔ جس کو ملا کر کل مبلغ چار ہزار چار سو روپیہ ہے۔ اور مظہر اس کا بلا شرکت الغیر مالک اور قابض ہے۔ اور مظہر نے مبلغ ۱۵۰۰ الصما روپیہ قرضہ انجمن امداد باہمی ٹبالہ اور پرائیویٹ طور کا دینا ہے۔ جس میں کچھ حصہ جائیداد مذکورہ کا مکفول ہے۔ اور کچھ قرضہ کھلا ہے۔ سو مبلغ پندرہ سو روپیہ قرضہ مذکورہ بالا کل قیمت جائیداد مذکورہ بالا سے وضع کر کے باقی جائیداد معہ نقد روپیہ مبلغ دو ہزار نو سو روپیہ اعـ۲۹۰۰ـلعما روپیہ کا مالک ہے۔ سو میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مذکور ہوگی۔ اور اس کے علاوہ میرا گذارہ کاروبار تجارت پر ہے۔ جس کی آمدنی تخمیناً تیس روپیہ ماہوار ہے۔ جو بڑھتی اور گھٹتی رہتی ہے۔ سو اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو ماہواری طور پر ادا کرتا رہوں گا۔ اور اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو یا اور پیدا کروں یا اور آمدنی بڑھ جائے۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن مذکور تصور ہوگی۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کروں گا۔ کہ جلد سے جلد اپنی وصیت کی کل رقم اپنی زندگی میں ہی خزانہ بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کر دوں۔ اگر خدانخواستہ نہ کر سکوں۔ تو میری اولاد اس کے ادا کرنے کی ہر طرح سے ذمہ دار ہے۔ اور اگر وہ داخل نہ کریں۔ صدر انجمن احمدیہ مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ جائیداد مذکورہ بالا میں سے جس حصہ جائیداد پر بقدر اسکی قیمت چاہے قبضہ کر لیوے۔ یا اس سے وہ وصول کر لیوے۔ جو رقم مظہر داخل خزانہ کرتا رہے گا۔ وہ زرِ وصیت سے منہا ہوتی رہے گی۔ لہٰذا یہ چند کلمات بطور سند تحریر کر دئے ہیں۔ بقلم خود محمد عبد الرشید

العبد۔ محمد عبد الرشید ولد حاجی عبد الکریم صاحب قوم پٹھان ککے زئی سکنہ ٹبالہ موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام محمد ولد میاں گھسیٹا خاں احمدی خادم مسجد احمدیہ ٹبالہ گواہ شد۔ عبد الرؤف خاں بقلم خود پسر موصی مذکور متعلم ایف۔ ایس۔ سی حال احمدیہ بلڈنگ ٹبالہ۔

کتب خانہ قاسم العلوم قادیان

سے سلسلہ کی ہر ایک قسم کی کتابیں نئی ہوں یا پرانی منگوائیں۔

مینیجر کتب خانہ قاسم العلوم احمدیہ بازار قادیان